قال فی اللآلی قلت اخرجه الحکیم الترمذی
وابو یعلی وابن عدی والطبرانی فی الاوسط و
البیهقی فی شعب الایمان من طریق معویة المذکور
وقد روی نحوه الطبرانی عن انس مرفوعا وقد
حسن حدیث ابی هریرة النووی **حدیث**
ان السلام اسم من اسماء الله تعالی وضعه فی
الارض تحیة لاهل دیننا وامانا لاهل
ذمتنا رواه الطبرانی عن ابی هریرة مرفوعا
وفی اسناده کذاب وقد روی من حدیث ابی امامة
وانس وابن مسعود وغیرهم کما قاله فی اللآلی
حدیث اذا صافح المؤمن المؤمن نزلت
علیهما مائة رحمة تسعة وتسعون لابشهما
واحسنهما لقاء رواه الخطیب عن ابی هریرة مرفوعا
وفی اسناده محمد بن عبد الله الاشنانی وهو
وضاع ورواه البیهقی فی الشعب عن عمر مرفوعا
حدیث ما من مسلم یعطس عطسة فقال
الحمد لله الا خلق الله من عطاسه ملکا یحمد الله
عز وجل الی یوم القیمة فی اسناده متهم بالوضع
حدیث ثلث لا ینجو منهن احد الظن و
الطیرة والحسد قال فی المقاصد فیه
ضعیفان **حدیث** ان الله اعطانی نهرا فقال
له الکوثر فی الجنة لا یدخل احد اصبعیه فی اذنیه
الا سمع خریره ذکره فی المقاصد **حدیث**
الناس سواء کاسنان المشط وانما یتفاضلون
بالعافیة والمرء کثیر باخیه یرفده ویکسوه

کہا لآلی مین مین کہتا ہون اسکو حکیم ترمذی اور ابو یعلی اور ابن
عدی اور طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین
طریق معاویہ مذکور سے روایت کیا ہی اور اوسکی مثل طبرانی نے
انس سے مرفوعا روایت کی ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث کو نووی نے
حسن کہا ہے **حدیث** سلام اللہ تعالی کے نامون سے ایک نام
ہے اوسکو اللہ تعالی نے زمین مین ہمارے اہل دین کے لیے تحفہ رکھا ہے
اور ہمارے ذمیون کے لیے امانت اس کو طبرانی نے ابو ہریرہ سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین کذاب ہی اور یہ حدیث
ابی امامہ اور انس اور ابن مسعود وغیرہ سے مروی ہے جیسا کہ
لآلی مین مذکور ہے **حدیث** جب مومن مومن سے مصافحہ
کرتا ہے اون دونو پر سو رحمت نازل ہوتی ہے ننانوے رحمتین
اوسکے واسطے جو ملاقات کے وقت زیادہ بشاش اور خوش رہتا ہو اسکو
خطیب نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین
محمد بن عبد اللہ اشنانی ہے اور وہ وضاع ہے اور اسکو بیہقی
نے شعب مین عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی **حدیث** جو مسلمان
چھینکے اور الحمد للہ کہے اللہ تعالے اوس چھینک سے فرشتہ
پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اللہ بزرگ اور غالب کی تعریف
کرتا رہتا ہے اسکی اسناد مین ایک راوی متہم بالوضع ہے
حدیث تین چیزون سے کوئی شخص خلاصی نہین پا سکتا
ہے ظن اور فال اور حسد کہا مقاصد مین اسمین دو ضعیف
ہین **حدیث** اللہ تعالے نے مجھے ایک نہر جنت مین دی ہے
جسکا نام اللہ نے کوثر رکھا ہے جو کوئی اپنی دو انگلیان دونون
کانون مین داخل کرے اوسکا آواز سن لیتا ہی یہ مقاصد مین مذکور ہے
حدیث آدمی برابر ہین مثل کنگھی کے دانتون کی لیکن ایک
دوسرے پر عافیت سے فضیلت رکھتے ہین اور آدمی اپنے بھائی سے بہت ہے اسلیے کہ

ويحمله ولا خير في صحبة من لا يرى لك مثل ما
ترى له رواه ابن عدي عن انس مرفوعاً وقال
وضعه سليمان بن عمرو وقال في اللآلي له طريق اخر
اخرجه الحسن بن سفين في مسنده فذكرها من
حديث سهل بن سعد **حديث** ان الخلق
الحسن طوق من رضوان الله في عنق صاحبه
والطوق مشدود الى سلسلة من رحمة الله
والسلسلة مشدودة الى حلقة من ابواب الجنة
حيث ما ذهب الخلق الحسن جرته السلسلة
الى نفسها وان الخلق السئ طوق من سخط الله
والسلسلة مشدودة الى حلقة من ابواب النار
حيث ما ذهب الخلق السئ جرته السلسلة
الى نفسها في اسناده عبد الله بن محمد بن الحسن
البلخي وضاع **حديث** ان العجم يبدؤن
بكبارهم اذا كتبوا اليهم فاذا كتب احدكم
فليبدأ بنفسه رواه العقيلي عن ابي هريرة مرفوعاً
وهو موضوع وفي اسناده مجهول وهو محمد
بن عبد الرحمن القشيري وقد رواه الطبراني
في الاوسط من طريق اخر اذا كتب احدكم
الى انسان فليبدأ بنفسه واذا كتب فليترب
كتابه فهو انجح ورواه الطبراني ايضاً في الكبير
عن النعمان بن بشير وقد روى ابو داود وابن
ابي شيبة ان العلاء بن الحضرمي كان عامل
النبي صلى الله عليه وآله وسلم على البحرين و
كان اذا كتب اليه بدأ بنفسه وكان هذا هو

اسکو اُٹھاتا ہی اور اوس شخص کی صحبت مین بھلائی نہین جو
تیرے لیے نہ دیکھی جو تو اوسکے لیے دیکھتا ہی اسکو ابن عدی نے انس
سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور کہا اسکو سلیمان بن عمرو نے بنایا ہی
اور کہا لآلی مین اسکے لیے اور طریقہ ہے جسکو حسن بن سفیان نے
مسند مین نکالا ہی اوسنے اسکو سہل بن سعد سے ذکر کیا ہے **حدیث**
نیک خلق اللہ تعالی کی رضا کا اسکے صاحب کی گردن مین طوق ہے
اور طوق اللہ تعالی کی رحمت کی زنجیر سے باندھا ہوا ہے اور وہ زنجیر
جنت کے دروازون کے حلقہ سے باندھا ہوا ہی جسجگہ خلق حسن والا
جائے اوسکو وہ زنجیر اپنے نفس کیطرف کھینچ لیتا ہی اور برا خلق اللہ
تعالے کے غصہ کا طوق ہے اور زنجیر دوزخ کے دروازون
کے حلقہ سے باندھا ہوا ہے جسجگہ بری خلق والا جائے اوسکو وہ زنجیر
اپنے نفس کیطرف کھینچ لیتا ہے اسکی اسناد مین عبد اللہ بن محمد
بن حسن البلخی وضاع ہے **حدیث** عجمی لوگ اپنے
بڑون سے شروع ہوتے ہین جب انکی طرف لکھتے ہین
اور جب تم سے کوئی لکھے تو چاہیے کہ اپنے نفس سے شروع
کرے اسکو عقیلی نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور یہ موضوع
ہے اور اسکی اسناد مین مجہول ہی اور وہ محمد بن عبد الرحمن
القشیری ہے اور اسکو طبرانی نے اوسط مین دوسرے طریق
سے روایت کیا ہی جب کوئی تمسے کسی آدمی کیطرف لکھے تو چاہیے کہ اپنے
نفس سے شروع کرے اور جب لکھے تو اپنے خط کو مٹی لگاوے یہ بہت بھلا
ہے طبرانی نے بھی کبیر مین نعمان بن بشیر سے روایت کی
ہے اور ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ علا بن
الحضرمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بحرین پر عامل تھا
جب اوس کی طرف کچھ لکھتے تو اپنے نفس سے
شروع کرتے - اور + + + + + + + + + + +

متن

المعلوم من حال الصحابة فمن بعدهم حديث
رد جواب الكتاب حق كرد السلام رواه ابن
عدی عن انس مرفوعا وهو موضوع وقد روى ابن
ابی شیبة فی مصنفه عن ابن عباس قال انی
لاری رد الكتاب علی حقا كرد السلام حديث
من نظر فی كتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر
فی النار طرقه واهیة حديث من عیر
اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله فی اسناده
كذاب وقد اخرجه الترمذی وحسنه فلا وجه
لذكره فی الموضوعات حديث استوصوا
بالغوغا خیرا فانهم یسدون البثوق ویطمون
الخنادق ویطفئون الحریق رواه ابن حبان
عن ابن عمر مرفوعا وقال موضوع افته محمد
ابن الخلیل الذهلی حديث البلاء
موكل بالمنطق فلو ان رجلا عیر رجلا برضاع
كلبة لرضعها رواه الخطیب عن ابن مسعود
مرفوعا وفی اسناده نصر بن باب وهو كذاب و
رواه الخطیب عن ابی هریرة مرفوعا بلفظ
البلاء موكل بالقول ما قال عبد لشیء لا والله
لا افعله ابدا الا ترك الشیطان كل عمل وولع
بذلك منه وفی اسناده كذاب وضاع رواه البیهقی
فی شعب الایمان حديث لو ادركت
والدی او احدهما وانا فی الصلوة صلوة العشاء
وقد قرأت فیها فاتحة الكتاب ینادی یا محمد
لاجبته هو موضوع افته یاسین بن معاذ

ترجمہ

پہر بات احوال صحابہ اور اونکے پیچھے والوں سے معلوم ہوتی ہے حديث
جواب خط کا رد کرنا حق ہے مثل سلام کے رد کرنیکی اسکو ابن عدی
نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور ابن ابی شیبہ نے
مصنف میں ابن عباس سے روایت کی ہی کہا اونسے میں رد کرنا
جواب خط کا حق جانتا ہوں مثل سلام کے رد کرنے کی حديث
جو شخص اپنے بہائی کے خط میں بغیر اسکے اذن کے نظر کرے وہ آگ کی
طرف نظر کر رہا ہے اسکی سب طرق واہی ہیں حديث جو شخص
اپنے بہائی کو کسی گناہ کا عیب لگاوے وہ نہیں مرتا تا کہ وہ کام نہ کرلے اسکی
اسناد میں کذاب ہے اور اسکو ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے
پس اسکے ذکر کرنے کی موضوعات میں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی حديث
انبوہ کو وصیت بہلائی کی کرو اسلیے کہ یہ نہروں کو باندہتے ہیں اور
خندقیں کہودتے ہیں اور آگ بجہاتے ہیں اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا موضوع ہے آفت اسکی محمد بن الخلیل
الذہلی ہے حديث مصیبت ساتہہ بولنے کے چہوڑی گئی
ہے پس اگر کوئی شخص کسی کو کتے کے دودہ پینے کا عیب لگاوے البتہ وہ
بہی اوسکا دودہ پیوے گا اسکو خطیب نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد میں نصر بن باب ہے اور وہ کذاب ہے اور خطیب
نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا ساتہہ ان الفاظ کے روایت کی ہے مصیبت
ساتہہ قول کے چہوڑی گئی ہے نہیں کہتا کوئی آدمی کسی شی کے حق
میں قسم ہے اللہ کی میں اسکو ہمیشہ نکروں گا مگر شیطان سب کام چہوڑ
دیتا ہے اور بسبب اسکے اس سے ورغلاتا ہے اور اسکو بیہقی نے شعب الایمان
میں روایت کیا ہے حديث اگر میں اپنے ماں باپ کو پاؤں یا ان دونوں
سے ایک کو نماز عشا کی حالت میں پاؤں حالانکہ میں فاتحۃ الکتاب
پڑہ چکا ہوں وہ مجہے آواز دے اے محمد البتہ میں اوسکو
جواب دوں۔ یہ موضوع ہے آفت اسکی یاسین بن معاذ ہے

ادرکت سے یعنی پالیا میں نے ۱۲

حدیث اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ منقطع عن الولد الرزق فی الدنیا رواہ الحاکم عن انس مرفوعا وفی اسنادہ احمد بن خالد الجویباری متہم **حدیث** من قبل بین عینی امہ کان لہ سترا من النار رواہ ابن عدی عن ابن عباس مرفوعا وقال انہ منکر اسنادا ومتنا **حدیث** الشاب الذی حضرہ الموت فلم یستطع ان یقول لا الہ الا اللہ وکان عاقا لامہ فدعاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرضیت عنہ فقال الشاب لا الہ الا اللہ رواہ العقیلی عن عبد اللہ بن ابی اوفی مرفوعا وفی اسنادہ متروک وکذاب ولہ طرق اخری **حدیث** صلوا قراباتکم ولا تجاوروہم فان الجوار یورث الضغائن رواہ العقیلی عن ابی موسی مرفوعا وفی اسنادہ مجہول وضعیف **حدیث** الرجل الذی شکی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لا ثوب لہ فقال الک جیران قال نعم قال فمنہم احد لہ ثوبان قال نعم قال ویعلم ان لا ثوب لک قال نعم ولا یعود علیک باحد ثوبیہ قال لا قال ما ذلک باخیک فی اسنادہ وضاع **حدیث** ما احسن الہدیۃ امام الحاجۃ رواہ الدارقطنی فی غرائب مالک عن انس مرفوعا وقال ہو باطل ولہ طرق اخری **حدیث** اذا اتی احدکم

حدیث جب کوئی آدمی والدین کیلیے دعا چہوڑ دیوے تو اولاد سے دنیا مین رزق منقطع ہو جاتا ہی اسکو حاکم نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین احمد بن خالد الجویباری متہم ہے - **حدیث** جو شخص اپنی مان کی آنکہون کے درمیان بوسہ دیوے وہ اوسکے لیے آگ سے پردہ ہو جاتا ہی اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا اسکا اسناد اور متن دونون منکر ہین **حدیث** وہ جوان جسکو موت حاضر ہوئی تھی اور لا الہ الا اللہ کہنے کی طاقت نہ رکہتا تہا اور وہ اپنی مان کا عاق تہا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولایا وہ اوس سے راضی ہوئی پہر جوان نے لا الہ الا اللہ کہا - اسکو عقیلی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین متروک اور کذاب ہی اور اسکے لیے اور طرق بہی ہین **حدیث** اپنی قرابتیون سے وصل کرو اور اونکی ہمسائگی کرو اسلئے کہ وہ عداوت پیدا کرتی ہے اسکو عقیلی نے ابی موسی سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اس کی اسناد مین مجہول اور ضعیف ہے **حدیث** جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی طرف عدم کپڑے کا شکوہ کیا - اسکو آنحضرت نے فرمایا کیا تیرا کوئی ہمسایہ ہے - کہا اوس نے ہان کیا کسی کے واسطے اون سے دو کپڑے ہین کہا ہان فرمایا کیا وہ جانتا ہے کہ تیرا کپڑا کوئی نہین کہا ہان فرمایا کیا تجہکو ایک کپڑا نہین دیتا کہا نہین فرمایا کہ اوسوقت وہ تیرا بہائی نہین ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث** حاجت سے پہلی ہدیہ کیا اچہا ہے اسکو دارقطنی نے غرائب مالک مین انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا یہ باطل ہے اور اسکے لیے اور طرق ہین **حدیث** جب تم مین سے کسی کے پاس

بهدية فجلساؤه شركاؤه فيها رواه الخطيب
عن ابن عباس مرفوعا وفي اسناده كذاب وقد
رواه ابونعيم في الحلية من غير طريقه و
كذلك البيهقي في سننه وعلقه البخاري في
صحيحه **حديث** لرد دانق من حرام
يعدل عند الله سبعين الف حجة وفي لفظ
سبعين حجة هو موضوع **حديث**
يؤمر يوم القيمة بناس الى الجنة حتى اذا دنوا
منها ونظروا اليها واستنشقوا ريحها ونظروا
الى ما اعد الله لاهلها نودوا ان اصرفوهم
عنها لا نصيب لهم فيها فيرجعون بحسرة ما رجع
احد بمثلها الخ رواه الحسن بن سفيان عن عدي
ابن حاتم مرفوعا قال ابن حبان باطل لا اصل له
وفي اسناده ابوجنادة حصين بن المخارق يضع
وقد رواه البيهقي في الشعب من غير طريقه
حديث اذا اغتاب احدكم اخاه
فليستغفر الله تعالى فانها كفارة له رواه ابن
عدي عن سهل بن سعد مرفوعا وقال وضعه
سليمان بن عمرو وقد رواه ابن ابي الدنيا عن
انس مرفوعا وفي اسناده عنبسة بن عبد الرحمن
القرشي متروك ورواه البيهقي في الشعب من
طريقه وقال اسناده ضعيف وكذلك اقتصر
العراقي في تخريج الاحياء على تضعيفه ورواه
الدارقطني عن ابن عباس مرفوعا وقال انفرد
به حفص بن عمر الابلي وهو ضعيف **حديث**

ہدیہ آئے تو ہمنشین اسکے اوسمین شریک ہین اسکو خطیب نے ابن عباس
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین کذاب ہی اور اسکو
ابونعیم نے حلیہ مین غیر اس طریق سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی بیہقی
نے سنن مین اور بخاری نے صحیح مین معلق کیا ہی **حدیث**
ایک دمڑی حرام کا رد کرنا اللہ تعالی کے نزدیک ستر ہزار حجون
کے برابر ہوتا ہے اور ایک لفظ مین ستر حجون کے یہ موضوع
ہے **حدیث** کچھہ آدمیون کو قیامت کے دن جنت کی
طرف حکم کیا جائیگا۔ یہانتک کہ جب اوسکے نزدیک پہونچین
گے اور اوسکی طرف نظر کرین گے اور اوسکی بو سونگھین گے
اور اوس چیز کی طرف جو اللہ تعالے نے اوسکے اہلون کے لیے
تیار کیا ہے دیکھین گے آواز دیجائینگے کہ انکو اس سے لوٹا دو
انکا اسمین کچھہ حصہ نہین ہے پس اسقدر حسرت سے لوٹین گے کہ اونکی مثل
کوئی حسرت سے نہین لوٹا الخ اسکو حسن بن سفیان نے عدی بن حاتم سے
مرفوعا روایت کیا ہی کہا ابن حبان نے باطل ہی اسکا کچھہ اصل نہین اور
اسکی اسناد مین ابوجنادہ حصین بن المخارق وضاع ہی اور اسکو بیہقی نے
شعب مین غیر اس طریق سے روایت کیا ہی **حدیث** جب کوئی تمسے اپنے
بہائی کی غیبت کرے پس اللہ تعالے سے بخشش مانگے اسلیے کہ یہ اسکے واسطے
کفارہ ہی اسکو ابن عدی نے سہل بن سعد سے مرفوعا روایت کیا ہی اور
کہا اسکو سلیمان بن عمرو نے بنایا ہی اور اسکو ابن ابی الدنیا نے
انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین عنبسہ بن عبدالرحمان
القرشی متروک ہی اور بیہقی نے شعب مین اس طریق سے روایت
کیا ہے اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہی اور ایسا ہی عراقی نے
تخریج الاحیا مین اسکی تضعیف پر ہی اقتصار کیا ہی اور اسکو
دارقطنی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا حفص
بن عمر الابلی ساتھہ اسکے متفرد ہوا ہی اور وہ ضعیف ہی **حدیث**

اذا كان يوم القيمة جئ بالتوبة فى احسن صورة واطيب ريح فلا يجد ريحها الا مؤمن الخ رواه ابو نعيم عن عمر مرفوعا وهو موضوع **حديث** ان رجلا من الانصار يقال له ثعلبة بن عبد الرحمن السلمى وكان يخدم النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وذكر حديثا طويلا فى ذنبه و توبته رواه بطوله ابو نعيم وهو موضوع **حديث** انه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال لاسامة عليك بطريق الجنة واياك ان تختلج دونها فقال يا رسول الله ما اسرع ما يقطع به ذلك الطريق قال بالظما فى الهواجر الخ رواه الخطيب مطولا عن سعيد بن زيد وهو موضوع واكثر رجال اسناده لا يعرفون **حديث** ان الله وملئكته يترحمون على المقرين على انفسهم بالذنوب فى اسناده بشر بن ابراهيم وضاع **حديث** اذا قال العبد استغفر الله واتوب اليه ثم عاد ثم قالها ثم عاد كتبه الله فى الرابعة من الكذابين فى اسناده الفضل بن عيسى كذاب **حديث** اربع من الشقاء جمود العين و قساوة القلب و الحرص على الدنيا وطول الامل فى اسناده وضاعان **حديث** عقرت الرجل عقرك الله قاله لمن مدح رجلا قال فى المختصر لم يوجد **حديث** لو مشى رجل الى رجل بسكين مرهف كان خيرا له من ان يثنى عليه فى وجهه قال فى المختصر لم يوجد

جب قیامت کا دن ہوگا توبہ کو اچھی صورت اور اچھی خوشبو مین لایا جائیگا پس اوسکی بو سوائے مومن کے اور کوئی نہ پائیگا الخ اسکو ابو نعیم نے عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** ایک شخص انصار سے تھا اوسکا نام ثعلبہ بن عبد الرحمان سلمی تہا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تہا اوسنے لمبی حدیث اسکے گناہ اور توبہ کی حقیقت بیان کی بطولہ ابو نعیم نے روایت کی ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ کو فرمایا جنت کا رستہ لازم پکڑ اور بچ تو اوسکے ماسوائے کہٹکے سے کہا اوسنے یا رسول اللہ کیا چیز ہے جس سے یہ رستہ جلدی قطع کیا جائے فرمایا گرمی مین پیاس الخ اسکو خطیب نے بطولہ سعید بن زید سے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے ۔ اور اکثر راوی اسناد کے مجہول ہین **حدیث** اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے اپنی گناہون کے اقرار کرنیوالون پر رحمت بھیجتے ہین اسکی اسناد مین بشر بن ابراہیم وضاع ہے **حدیث** جب کوئی آدمی کہے مین اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہون اور اوسکی طرف رجوع کرتا ہون پہر اعادہ کرے پھر یہ کہے پھر اعادہ کرے پہر یہ کہے اعادہ کرے اوسکو اللہ تعالی کذابون مین لکہتا ہے اسکی اسناد مین فضل بن عیسی کذاب ہے **حدیث** چار چیزین بدبختی سے ہین آنکہون کا جم جانا (یعنے نہ رونا) اور دلکا سخت ہونا اور دنیا کی حرص کرنا اور امید کا لمبا ہونا اسکی اسناد مین دو وضاع ہین **حدیث** تونے آدمی کو زخمی کیا تجہہ اللہ تعالی زخمی کرے یہ اوس شخص کو کہا جسنے ایک آدمی کی مدح کی تہی کہا مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث** اگر کوئی آدمی تیز چہری لیکر کسی آدمی کی طرف چلے یہ اوسکے لیے بہتر ہے کہ اوسکے منہ پر اوسکی صفت کرے کہا مختصر مین نہین پائی گئی

حديث من صلى الفجر في جماعة وخرج
من المسجد فمر بعشرين نفسا فسلم عليهم ثم
مات ذلك اليوم غفر الله له في اسناده كذاب
حديث من لقي اخاه عند الانصراف
من الجمعة فليقل تقبل الله منا ومنك فانها
فريضة اديتموها الى ربكم في اسناده كذاب
حديث من كثر شيئه كثر شغله ومن
كثر شغله اشتد حرصه ومن اشتد حرصه كثر
همه ومن كثر همه نسي به رواه الخطيب عن
علي مرفوعا وقال هذا الحديث منكر تفرد بروايته
علي بن محمد الصائغ وهو ضعيف جدا عن
الكسائي وهو مجهول وقال الذهبي في الميزان و
الدارقطني في غرائب مالك انه باطل **حديث**
ما منكم من احد غني ولا فقير الا يود يوم القيمة
انه اوتي من الدنيا قوتا رواه ابن حبان عن انس
مرفوعا وفي اسناده نفيع عن انس ونفيع متروك
قال في اللآلي قلت اخرجه احمد في مسنده وابن
ماجة من هذا الطريق وله شاهد عن ابن
مسعود رواه الخطيب بلفظ قال رسول الله صلى
الله عليه واله وسلم ما من احد الا وهو يتمنى يوم
القيمة انه يأكل في الدنيا قوتا **حديث**
ان اردت ان تلقى الله وهو عنك راض فلا تجمع
شيئا ادخرته ولا تمنع شيئا سئلته رواه الخطيب
عن بلال مرفوعا وفي اسناده عمر بن راشد وهو
وضاع وقد روى الطبراني عن ابن مسعود مرفوعا

حدیث جو شخص فجر کی نماز جماعت کی ساتھ پڑھ کر مسجد سے
نکلے پھر بیس آدمیوں پر گذرے اور انکو سلام کہے پھر اوس دن
مین مر جائے اوسکو اللہ تعالے بخشدیتا ہے اسکی اسناد مین کذاب ہے
حدیث جو شخص اپنے بھائی کو جمعہ سے لوٹتے وقت ملے اور کہے
ہمسے اور تمسے اللہ تعالے قبول کرے اسلیے کہ یہ فرض ہے جسکو تم نے
اپنے رب کیطرف ادا کیا اسکی اسناد مین کذاب ہے **حدیث**
جسکا کام کاج زیادہ ہو اوسکو شغل بہت ہوتا ہے اور جسکا شغل
بہت ہو اوسکی حرص زیادہ ہوتی ہے اور جسکی حرص زیادہ ہو
اوسکا غم زیادہ ہوتا ہے اور جسکا غم زیادہ ہو وہ اپنے رب کو بھول
جاتا ہے اسکو خطیب نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث منکر ہے
اسکی روایت کی ساتھ علی بن محمد الصائغ متفرد ہوا ہے اور وہ کسائی
سے بہت ضعیف ہے اور وہ مجہول ہے اور کہا ذہبی نے میزان مین اور
دارقطنی نے غرائب مالک مین یہ باطل ہے **حدیث**
کوئی تمسے نہین خواہ غنی ہو یا فقیر مگر وہ قیامت کے دن دوست
رکھیگا کہ وہ دنیا سے کھانا دیا جائے اسکو ابن حبان نے انس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین نفیع انس سے بیان کرتا ہے اور
نفیع متروک ہے کہا لآلی مین مین کہتا ہون اسکو احمد نے مسند مین اور
ابن ماجہ نے اس طریق سے نکالا ہے اور اسکی لیے ابن مسعود سے شاہد
ہے اور خطیب نے ان لفظون سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کوئی تم سے نہین مگر کہ وہ قیامت کے دن اس بات
کی خواہش کریگا کہ دنیا سے کچھ کھانا کھائے **حدیث** اگر تو
خواہش کرے کہ اللہ تعالے کو اوس حالت مین ملون کہ وہ مجھسے راضی
ہو تو کسی شے کو جو اوسنے تجھے دی ہے پوشیدہ نکر اور کسی سے
منع نکر (جسکی بابت تجھسے کسی نے) سوال کیا ہے اسکو خطیب نے بلال سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عمرو بن راشد ہے اور وہ وضاع ہے اور طبرانی نے

والبزار عن ابی هریرة مرفوعا ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال لبلال انفق یا بلال ولا تخش
من ذی العرش اقلالا قال ابن حجر فی زوائده
واسناده حسن **حدیث** انه صلی الله
تعالی علیه واله وسلم قال لرجل من الانصار
وکیف تفلح والدنیا احب الناس علیک رواه
الخطیب عن جابر مرفوعا وفی اسناده داود بن
سلیمن بن جندل الهمدانی والحمل علیه فیه
حدیث من اصبح وهمه الدنیا فلیس من
الله فی شئ رواه الخطیب عن حذیفة
مرفوعا وفی اسناده اسحق بن بشر وهو وضاع
وقد اخرجه الحاکم فی المستدرک من طریقه
واستدرکه الذهبی علیه به **حدیث**
لو ان عبدا ادی جمیع ما افترض الله علیه الا انه
کان محبا للدنیا لنادی مناد یوم القیمة الا
ان فلانا احب ما ابغض الله رواه الخطیب عن
جابر مرفوعا قال النقاش هذا حدیث کذب
موضوع **حدیث** من اصبح محزونا علی
الدنیا اصبح ساخطا علی ربه ومن اصبح یشکو
مصیبة نزلت به فانما یشکو ربه ومن دخل
علی غنی فتضعضع له ذهب ثلثا دینه ومن
قرأ القران فدخل النار فهو ممن اتخذ ایت الله
هزوا رواه الخطیب عن ابن مسعود مرفوعا و
فی اسناده محمد بن القسم الطایکانی وهو وضاع
وقد روی من طرق **حدیث** لا خیر فیمن

اور بزار نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال کو کہا اے بلال خرچ کر اور صاحب عرش سے کمی کا خوف نہ کر کہا
ابن حجر نے زوائد مین اسناد اسکی حسن ہے، **حدیث** رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو انصار سے کہا تو کس طرح
خلاصی پائیگا حالانکہ دنیا تیری طرف زیادہ محبوب ہے اے لوگون
سے تم پہیر اسکو خطیب نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
اسکی اسناد مین داؤد بن سلیمان بن جندل الہمدانی
ہے اور اسمین بوجہ اسکے ہے **حدیث** جس نے صبح دنیا کی
غم مین کی پس وہ اللہ تعالی سے کسی شئ مین نہین ہے، اسکو
خطیب نے حذیفہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین
اسحاق بن بشر ہے اور وہ وضاع ہے اور حاکم نے اسکو مستدرک
مین اس طریق سے روایت کیا ہے اور ذہبی نے اسی سے اس کا
تدارک کیا ہے **حدیث** اگر کوئی شخص تمام فرائض اللہ تعالی
کے ادا کرے مگر وہ دنیا سے محبت رکھتا ہو قیامت کے دن آوازہ
کرنیوالا آوازہ کریگا خبردار فلان آدمی اس چیز کو دوست رکھتا
تھا جس سے اللہ تعالی بغض رکھتا تھا اسکو خطیب نے جابر سے
مرفوعا روایت کیا ہے کہا نقاش نے یہ حدیث کذب موضوع ہے
حدیث جو شخص دنیا کے غم مین صبح کرے وہ صبح کرتا ہے اس
حالت پر کہ وہ رب پر غصہ کرنیوالا ہے اور جو شخص صبح کرے اس حالت
مین کہ وہ مصیبت کا شکوہ کرتا ہو وہ اوسپر نازل ہوتی ہے اسلیے کہ
وہ رب کا شکوہ کرتا ہے اور جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اسکے پاس عاجزی
کرے اوسکی دو تہائی دین کی جاتی رہتی ہے اور جو قرآن پڑہے اور آگ مین
داخل ہوا تو وہ انسے ہے جنہون نے اللہ تعالی کی آیتون سے استہزا کیا ہے اسکو
خطیب نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن القاسم
الطایکانی ہے اور وہ وضاع ہے اور بہت طرق سے بھی مروی ہے **حدیث** نہین بہلائی

لا یجمع المال یصل به رحمه ویودی به عن امانته
ویستغنی به عن خلق ربه رواه ابن حبان عن
انس مرفوعا وفی اسناده العلاء بن مسلمة وهو
وضاع وقد رواه البیهقی فی الشعب **حدیث**
اوحی الله الی الدنیا ان اخدمی من خدمنی
واتعبی من خدمک رواه الخطیب عن ابن مسعود
وفی اسناده الحسین بن داؤد البلخی والحدیث
موضوع **حدیث** الناس علی ثلاث منازل
فمن طلب ما عند الله کانت السماء ظلاله و
الارض فراشه لم یهتم بشیء من امر الدنیا
فرغ نفسه لله فهو لا یزرع ویاکل الخبز وهو لا
یغرس ویاکل الثمر وذکر حدیثا طویلا رواه ابن
حبان عن ابن عمر مرفوعا وذکر انه وضعه ابراهیم
ابن عمر السکسکی **حدیث** ایما امرء اشتهی
شهوة فرد شهوته واثر علی نفسه غفر له رواه
الدارقطنی عن ابن عمر مرفوعا وهو موضوع وفی
المتهم به عمرو بن خالد ابو خالد الواسطی **حدیث**
ما تحت ظل السماء اله یعبد اعظم عند الله من
هوی متبع رواه الخرائطی عن ابی امامة مرفوعا
وهو موضوع **حدیث** لعن الله فقیرا
تواضع لغنی من اجل ماله رواه الازدی عن ابی ذر
مرفوعا وهو موضوع **حدیث** ان سرک
اللحوق بی فلا تجالسی الاغنیا ولا تستبدلی ثوبا
حتی ترقعیه رواه ابن عدی عن عائشة مرفوعا
وفی اسناده صالح بن حسان وهو متروک قال

جو مال کو جمع نہ کرے (تاکہ) ساتھہ اسکو اپنے کنبے سے وصل کرے
اور امانت ادا کرے اور بسبب اسکے اپنے رب کی خلقت سے بے پرواہ ہو اسکو
ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیاہے اور اسکی اسناد مین العلاء بن
مسلمہ ہے اور وہ وضاع ہے اور اسکو بیہقی نے شعب مین روایت کیا ہے **حدیث**
الله تعالے نے دنیا کی طرف وحی کیا ہے کہ خدمت کر اوسکی جو میری خدمت
کرے اور سختی کر اوسپر جو تیری خدمت کرے اسکو خطیب نے ابن مسعود
سے روایت کیاہے اور اسکی اسناد مین الحسین بن داؤد بلخی ہے
اور حدیث موضوع ہے **حدیث** آدمی تین منزل پر ہین پس جو شخص
وہ چیز جو الله تعالے کے پاس ہے طلب کرے آسمان اسکے لیے سایہ اور زمین
فرش ہو جاتی ہے وہ دنیا کے کامون سے کسی شے کا قصد نہین کرتا کہ الله تعالے
سے اوسکا نفس فارغ ہو وہ زراعت نہین کرتا اور روٹی کہاتا ہے وہ باغ
کے بوٹے نہین لگاتا اور میوہ کہاتا ہے اور لمبی حدیث ذکر کی اسکو
ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیاہے اور اونسے ذکر کیاہے
اسکو ابراہیم بن عمر السکسکی نے بنایا ہے **حدیث** جو شخص کسی شے
کی خواہش کرے پہر اوس خواہش کو رد کرے اور اپنے نفس پر اختیار
پاوے اسکے لیے بخشش کیجاتی ہے اسکو دارقطنی نے ابن عمر سے مرفوعا
روایت کیاہے اور یہ موضوع ہے اور متہم ساتھہ اسکے عمرو بن خالد ابو خالد الواسطی ہے
حدیث آسمان کے سایہ کے نیچے کوئی معبود الله تعالے کے نزدیک حرص متبع سے
اعظم نہین ہے اسکو خرائطی نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیاہے اور یہ
موضوع ہے **حدیث** لعنت کرے الله تعالے اوس فقیر پر جو کسی غنی
کی اوسکے مال کے سبب تواضع کرے اسکو ازدی نے ابی ذر سے مرفوعا روایت
کیاہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** اگر تجہکو میری ملاقات
خوش لگے تو غنیون سے مخالطت نہ کر اور نہ اتار کپڑا تاکہ اسکو
ٹکی نہ لگالے اسکو ابن عدی نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیاہے اور
اسکی اسناد مین صالح بن حسان ہے اور وہ متروک ہے کہا

في اللآلي الحديث أخرجه الترمذي من طريقه وهو ضعيف لكن لم يكن متهما بكذب وأخرجه الحاكم وصححه والبيهقي في الشعب والطحاوي في مشكل الآثار **حديث** ما بال أقوام يشرفون المترفين ويستخفون بالعابدين ويعملون بالقرآن ما وافق هواهم الخ رواه الطبراني عن ابن مسعود مرفوعا وفي إسناده عمر بن يزيد الرفا وهو متروك **حديث** لكل أمة مفتاح ومفتاح الجنة المساكين والفقراء هم جلساء الله يوم القيمة رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا وقال هذا الحديث موضوع **حديث** أنه كان صلى الله عليه وآله وسلم يقول اللهم أحيني مسكينا وأمتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين رواه الدارقطني عن أبي سعيد مرفوعا وفي إسناده يزيد بن سنان عن أبي المبارك والأول متروك والثاني مجهول قال في اللآلي أخرجه ابن ماجة عن أبي بكر بن أبي شيبة وعبد الله بن سعيد قال حدثنا أبو خالد الأحمر عن يزيد بن سنان به قال ويزيد بن سنان قال فيه أبو حاتم محله الصدق وقال الزركشي في تخريج أحاديث الرافعي أساء ابن الجوزي بذكره له في الموضوعات وأقول لم يذكر صاحب اللآلي ما يدفع جهالة أبي المبارك وقد أخرجه الحاكم في المستدرك من حديث أبي سعيد من غير طريقهما وقال صحيح الإسناد

لآلی مین اس حدیث کو ترمذی نے اسکے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ ضعیف ہے لیکن متہم کذب سے نہین اور اسکو حاکم نے اور اسنے اسکی تصحیح کی ہے اور بیہقی نے شعب مین اور طحاوی نے مشکل الآثار مین روایت کیا ہے **حدیث** کیا حال ہے ان قومون کا جو نیک لوگونپر جہانکتے ہین اور عابدون کو خفیف جانتے ہین اور اپنی حرص کے موافق ساتھ قرآن کے عمل کرتے ہین الخ اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عمرو بن یزید الرفا ہے اور وہ متروک ہے **حدیث** ہر امت کے لیے کنجی ہے اور کنجی جنت کی مساکین اور فقرا ہین وہ قیامت کے دن اللہ تعالے کے ہمنشین ہین اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث موضوع ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ مجھے حالت مسکینی مین زندہ رکھ اور مجھے حالت مسکینی مین مار اور مجھے مسکینون کے گروہ مین اٹھا اسکو دارقطنی نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین یزید بن سنان ابی المبارک سے روایت کرتا ہے پہلا متروک ہے اور دوسرا مجہول ہے کہا لآلی مین اسکو ابن ماجہ نے ابی بکر بن ابی شیبہ سے اور عبد اللہ بن سعید سے روایت کی ہے کہا ان دونون نے حدیث کی ہمکو خالد الاحمر نے یزید بن سنان سے ساتھ اس کے کہا اور یزید بن سنان اسکے حق مین ابو حاتم نے کہا ہے محل اسکا صدق ہے اور کہا زرکشی نے تخریج احادیث الرافعی مین ابن جوزی نے اس حدیث کو بسبب اسکے موضوعات مین ذکر کرنے سے برائی کی ہے ۔ اور مین کہتا ہون صاحب لآلی نے کوئی ایسی چیز ذکر نہین کی جو جہالت ابی المبارک کی دفع کرے اور حاکم نے مستدرک مین ابی سعید سے غیر ان دونون طرق سے روایت کیا ہے اور کہا صحیح الاسناد ہے

واقرہ الذہبی ورواہ البیہقی فی سننہ من حدیث
نحوہ ورواہ الترمذی فی سننہ من حدیث انس و
قال الحرث بن النعمان المذکور فی اسنادہ قال
فی اللآلی وھذا لا یقتضی الوضع واخرجہ تمام فی
فوائدہ من حدیث عبادۃ واخرجہ ابن عساکر
فی تاریخہ والطبرانی والبیہقی فی سننہ والضیا
فی المختارۃ وصححہ ورواہ الشیرازی فی الالقاب
من حدیث ابن عباس وقال ابن حجر فی التلخیص ھذا
الحدیث رواہ الترمذی من حدیث انس واسنادہ
ضعیف ورواہ ابن ماجۃ من حدیث ابی سعید و
ھو ضعیف ایضا ولہ طریق اخر فی المستدرک
من حدیث عطاء عنہ ورواہ البیہقی من حدیث
عبادۃ بن الصامت واسرف ابن الجوزی
فذکر ھذا الحدیث فی الموضوعات وکانہ
اقدم لما کان مکفیا قال البیہقی ووجہہ عندی
انہ سال حال المسکنۃ التی یرجع معناھا
الی الاخبات والتواضع انتہی **حدیث**
زوج اللہ التوانی بالکسل فولد بینہما الفاقۃ
رواہ الخطیب عن انس مرفوعا لا یصح مرفوعا
وانما یعرف من قول عمرو بن العاص **حدیث**
ما من مؤمن ولا مؤمنۃ الا لہ وکیل فی الجنۃ
فاذا قرأ القرآن بنی لہ القصور وان سبح غرس لہ
الاشجار وان کف کف رواہ الحاکم عن انس
مرفوعا وفی اسنادہ وضاع **حدیث** فکرۃ
ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ رواہ

اور ذہبی نے اسکو ثابت کہا ہے اور بیہقی نے سنن مین اسکی
مثل روایت کی ہے اور ترمذی نے سنن مین انس سے روایت کی ہے
اور کہا حارث بن النعمان جو اسکی اسناد مین مذکور ہے منکر ہے
کہا لآلی مین یہ بات اسکو موضوع ہونے کو نہین چاہتی اور تمام نے
فوائد مین عبادہ سے روایت کی ہے اور ابن عساکر نے تاریخ مین
اور طبرانی اور بیہقی نے سنن مین اور ضیا نے مختارہ مین
روایت کی ہے اور اوسنے اسکی تصحیح کی ہے اور اسکو شیرازی
نے القاب مین ابن عباس سے روایت کی ہے اور کہا ابن حجر نے
تلخیص مین اس حدیث کو ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے اور اسناد
اسکی ضعیف ہے اور ابن ماجہ نے ابی سعید سے روایت کی ہے اور وہ بھی ضعیف
ہے اور مستدرک مین اسکے لیے عطا سے اور طریق ہے اور
اسکو بیہقی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے
اسراف کیا ہے کہ اس حدیث کو اوسنے موضوعات مین ذکر کیا ہے
گویا اوسنے اسپر اقدام کیا جب اوسنے اس حال کو بیان دیکھا
جسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اسلیے کہ وہ اس حال مین کفایت
والے تھے کہا بیہقی نے میرے نزدیک وجہ اسکی یہ ہے کہ آنحضرت نے اس مسکینی
کا سوال کیا جسکے معنی تواضع اور پوشیدگی کے ہین **حدیث**
اللہ تعالے نے توانی کا نکاح سستی سے کر دیا پس ان دونون سے فاقہ پیدا
ہوا ہے اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے یہ مرفوع صحیح
نہین لیکن قول عمرو بن العاص کا مشہور ہے **حدیث**
کوئی مرد مومن یا عورت مومنہ ایسی نہین جسکا وکیل جنت مین نہو
پس جب قرآن پڑہے اسکے لیے محل بنایا جاتا ہے اور اگر تسبیح پڑہے
اوسکیلیے درخت لگائے جاتے ہین اور اگر بند رہے بند کہا جاتا ہے اسکو
حاکم نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین وضاع ہے
حدیث ایک ساعت فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اسکو

۳ الحرث منکر یعنی

۴ علیہا لمبا راہ مبانثا المحال التوہمات علیہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانہ

ابو الشيخ عن ابي هريرة مرفوعا وفي اسناده
عثمان بن عبد الله القرشي واسحق بن نجيح
الملطي كذابان والمتهم به احدهما وقد رواه
الديلمي من حديث انس من وجه اخر
حديث من زهد في الدنيا اربعين يوما و
اخلص فيه العبادة اجرى الله على لسانه
ينابيع الحكمة من قلبه رواه ابن عدي عن
ابي موسى مرفوعا وقال منكر وفي اسناده مجهول
ورواه ابن ابي شيبة في مصنفه عن مكحول
فقال بلغنا ان رسول الله صلى الله تعالى
عليه واله وسلم فذكره ورواه الديلمي من حديث
ابي ذر **حديث** اتقوا فراسة المؤمن فانه
ينظر بنور الله رواه ابن عرفة عن ابي سعيد
مرفوعا وفي اسناده محمد بن كثير الكوفي وهو
ضعيف جدا وقد ذكره ابن القيم في موضوعاته
من حديث ابن عمر باسناد فيه متروك ورواه
الطبراني من حديث ابي امامة قال في اللآلي
قلت الحديث حسن صحيح اما حديث ابن عمر
فاخرجه ابن جرير في تفسيره واما حديث ابي سعيد
فاخرجه البخاري في تاريخه والترمذي
من غير طريق محمد بن كثير المذكور واما
حديث ابي امامة فان اسناده على شرط
الحسن هذا معنى كلام صاحب اللآلي وعندي ان
الحديث حسن لغيره واما صحيح فلا ومن
شواهده ما اخرجه ابن جرير في تفسيره

ابو الشیخ نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اوسکی اسناد
مین عثمان بن عبد اللہ القرشی اور اسحق بن نجیح الملطی دونون
کذاب ہین اور متہم ساتھہ اسکے ایک ان دونون سے ہے اور اسکو
دیلمی نے انس سے دوسری وجہ سے روایت کیا ہے **حدیث**
جو شخص دنیا مین چالیس دن تک زہد کرے اور اومین خالص عبادت
کرے اللہ تعالےٰ اوسکی زبان پر چشمہ حکمت کا اوسکے دل سے
جاری کر دیتا ہے - اسکو ابن عدی نے ابی موسیٰ سے مرفوعًا روایت
کیا ہے اور کہا منکر ہے اور اس کی اسناد مین مجہول ہے اور
اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مکحول سے روایت کیا ہے
کہا اوس نے ہمکو پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم
پس اسکو ذکر کیا اور اسکو دیلمی نے ابی ذر سے روایت کیا ہے
حدیث مومن کی فراست سے بچو اسلیے کہ یہ اللہ کی نور
سے دیکہتا ہے - اسکو ابن عرفہ نے ابی سعید سے مرفوعًا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن کثیر الکوفی ہے اور یہ بہت
ضعیف ہے اور ابن قیم نے اسکو موضوعات مین ابن عمر سے ساتھہ
ایسے اسناد کے جسمین کہ متروک ہین روایت کیا ہے اور اسکو
طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کیا ہے کہا لآلی مین کہتا ہون
یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن حدیث ابن عمر کی اس کو
ابن جریر نے تفسیر مین روایت کیا ہے اور حدیث ابی سعید کی
اسکو بخاری نے تاریخ مین اور ترمذی نے غیر طریق محمد
ابن کثیر مذکور سے روایت کی ہے اور حدیث ابی امامہ
کی اسکی اسناد شرط حسن پر ہے - یہ معنے کلام صاحب
لآلی کے ہین - اور میرے نزدیک مدعا یہ ہے کہ یہ حدیث
حسن لغیرہ ہے لیکن صحیح نہین اور اس کے شواہد
سے ہے جس کو ابن جریر نے تفسیر مین

من حدیث ثوبان بنحوه وما اخرجه ابن جریر ایضا والبزار وابن السنی و ابونعیم فی الطب من حدیث انس بنحوه **حدیث** خیار امتی فی کل قرن خمسمائة فالابدال اربعون فلا الخمسمائة ینقصون ولا الاربعون کلما مات رجل ابدل الله من الخمسمائة مکانه رواه الطبرانی قیل لا یصح وفی اسناده من لا یعرف و روی ابن حبان عن ابی هریرة مرفوعا لن یخلو الارض من ثلاثین مثل ابراهیم الخلیل للرحمن بهم یعانون و بهم یرزقون و بهم یمطرون و فی اسناده وضاع و روی الطبرانی عن ابن مسعود مرفوعا ان لله فی الخلق ثلثمائة قلوبهم علی قلب آدم و لله فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسی و لله فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم و لله فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبریل و لله فی الخلق ثلاثة قلوبهم علی قلب میکائیل و لله فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل فاذا مات الواحد ابدل الله مکانه من الثلاثة ثم هکذا الی باقی الاعداد الخ و فی اسناده مجاهیل و روی ابن عدی عن انس مرفوعا الابدال اثنان و عشرون بالشام و ثمانیة عشر بالعراق الخ وهو من نسخة موضوعة وله طرق عن انس اخرجها الطبرانی والخلال و ابن عساکر و ابونعیم والطبرانی قال فی اللآلی و قد ورد ذکر الابدال ایضا من حدیث علی رضی الله تعالی عنه

ثوبان سے اسکی مثل اور بھی ابن جریر نے اور بزار اور ابن السنی اور ابونعیم نے طب مین انس سے اسکی مثل روایت کی ہے **حدیث** خیار میری امت کی ہر قرن مین پانچ سو ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچ سو سے کوئی کم ہوتا ہی اور نہ چالیس سے جب کوئی آدمی پانچ سو سے مرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہ اور بدل دیتا ہے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی کہا گیا ہے صحیح نہین اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو معلوم نہین اور ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی نہین چھوڑتا اللہ تعالی زمین کو تیس ابراہیم خلیل الرحمان جیسون سے بسبب انکے (لوگ) مدد کیے جاتی ہین اور بسبب انکے رزق دیے جاتے ہین اور بسبب انکے مینہ برسائے جاتے ہین اور اسکی اسناد مین وضاع ہی اور طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کی ہی اللہ تعالی کے لیے خلقت مین تین سو (آدمی) ہین دل انکے دل آدم علیہ السلام کے ہین اور اللہ تعالی کے لیے خلقت مین چالیس (آدمی) ہین دل انکے دل موسی علیہ السلام کے ہین اور اللہ تعالی کے لیے خلقت مین سات (آدمی) ہین دل انکے دل ابراہیم علیہ السلام کے ہین اور اللہ تعالی کیلیے خلقت مین پانچ (آدمی) ہین دل انکے دل جبرائیل علیہ السلام کے ہین اور اللہ تعالی کے لیے خلقت مین تین آدمی ہین دل انکے دل میکائیل کے ہین اور اللہ تعالی کے لیے خلقت مین ایک آدمی ہی دل اوسکا دل اسرافیل کا ہی پہر جب کوئی تینون سے مرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرا بدل دیتا ہے پہر ایسا ہی باقی عددون کا حال ہی الخ اور اسکی اسناد مین مجہول ہین اور ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی ابدال بائیس شام مین ہین اور اٹہارہ عراق مین ہین الخ اور یہ نسخہ موضوعہ سے ہی اور اسکے لیے اور طرق انس سے ہین اونکو طبرانی اور خلال اور ابن عساکر اور ابونعیم اور طبرانی نے نکالا ہے اور کہا لآلی مین ذکر ابدال کا علی سے بھی وارد ہوا ہے + + + + +

وسندہ حسن و من حدیث عوف بن مالک اخرجہ الطبرانی ومن حدیث معاذ اخرجہ ابو عبد الرحمن السلمی فی کتاب سنن الصوفیۃ ومن حدیث ابی الدرداء اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول ومن حدیث ابی ہریرۃ اخرجہ ابن حبان فی الضعفاء والخلال فی کرامات الاولیاء ومن حدیث عمر بن الخطاب اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ ومن حدیث حذیفۃ اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وعن ابن عباس موقوفا اخرجہ احمد فی الزہد قال الفتنی فی موضوعاتہ قلت ہو صحیح وان شئت قلت متواتر

حدیث ما علی احدکم ان ینشط اخاہ المسلم بالصلوۃ والصیام والصدقۃ والجہاد والحج یقول انا صائم وانا اقوم اللیل کذا وکذا وانا حاج وقد ادیت فریضۃ الاسلام وانا مجاہد فی سبیل اللہ ویرغب اخاہ وینشطہ لذلک رواہ ابن شاہین عن انس مرفوعا وہو موضوع

حدیث انا نتخوف من العمل من العمل اشد من العمل قیل یا رسول اللہ کیف ذلک قال ان الرجل من امتی یعملہ فی السر فاذا تحدث بہ الناس ینسخ من السر الی العلانیۃ فاذا اعجب بہ نسخ من العلانیۃ الی الریا فیبطل فاتقوا اللہ ولا تبطلوا اعمالکم رواہ الخطیب عن انس مرفوعا وفی اسنادہ کذاب قال فی اللآلی لستا ہد

اور سند اسکی حسن ہے۔ اور عوف بن مالک سے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور معاذ سے اسکو ابو عبد الرحمان السلمی نے کتاب سنن الصوفیہ مین روایت کیا ہے اور ابی الدرداء سے اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ سے اسکو ابن حبان نے ضعفاء مین اور خلال نے کرامات الاولیاء مین روایت کیا ہے اور عمر بن الخطاب سے ابن عساکر نے تاریخ مین روایت کیا ہے۔ اور حذیفہ سے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین روایت کیا ہے اور ابن عباس سے موقوفا احمد نے زہد مین روایت کیا ہے۔ کہا الفتنی نے موضوعات مین مین کہتا ہون یہ صحیح ہے اور اگر مین چاہون تو متواتر کہدون

حدیث تم مین سے کسی پر یہ بات نہین ہے کہ اپنے بہائی مسلمان کو نماز اور روزہ اور صدقہ اور جہاد اور حج سے خوش کرے اسکو کہے کہ مین روزہ دار ہون اور مین رات کو کہڑا ہوتا ہون اس طرح اس طرح اور مین حاجی ہون اور مینے فرض اسلام کا ادا کیا ہے اور مین اللہ تعالے کے راستہ مین جہاد کرتا ہون اور اپنے بہائی کو رغبت دلائے اور اوسکے لیے اسکو خوش کرے اسکو ابن شاہین نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے

حدیث مین عمل سے زیادہ تر عمل سے خوف کرتا ہون کہا لوگون نے یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ فرمایا ایک آدمی میری امت سے پوشیدگی مین کوئی کام کرتا ہے پہر جب وہ لوگون سے بیان کرتا ہے تو اوسکو پوشیدگی سے ظاہر کی طرف نسخ کرتا ہے پہر جب اوسکو پسند کرتا ہے تو ظاہر سے ریا کی طرف نسخ کرتا ہے پس وہ باطل ہوجاتا ہے پس ڈرو اللہ سے اور اپنے عملون کو باطل نکرو اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین کذاب ہے کہا لآلی مین انکے لیے شاہد ہے

متن

اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابی الدرداء
قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فذکر
نحوه وکذا رواه الدیلمی **حدیث** ان
الله خلق سبعة املاک لکل سماء ملکا ثم
ذکر ان الحفظة اذا رفعت عمل العبد قال الاول
من السبعة وهو الذی فی سماء الدنیا اضرب
بهذا العمل وجه صاحبه قل لا غفر الله لک
انا صاحب الغیبة من اغتاب الناس لم ادع
عمله یتجاوزنی الی غیری و ذکر حدیثا طویلا
رواه الحاکم عن معاذ مرفوعا وهو موضوع
حدیث لا توتونی بنیاتکم ولا تلاقونی
باعمالکم قال ابن تیمیة موضوع **حدیث**
نیة المومن خیر من عمله قال ابن دحیة لا
یصح وقال البیهقی اسناده ضعیف وله شواهد
حدیث التائب من الذنب کمن لا
ذنب له قال فی الذیل رجال اسناده ثقات
وقد حسنه شیخنا لشواهده **حدیث**
حسنات الابرار سیئات المقربین قال فی
الذیل هو من کلام ابی سعید الخراز وقد رواه
ابن عساکر فی ترجمته **حدیث** من
خاف الله خاف منه کل شیء قال فی الذیل
فی الباب عن جماعة یقوی بعضها بعضا
حدیث لا تنظر الی صغر المعصیة ولکن
انظر الی عظمة من تعصیه فی اسناده وضاع
حدیث لن یصعد الملائکة الی الله بافضل

ترجمہ

اسکو بیہقی نے شعب مین ابی الدرداء سے نکالا ہے کہا اونے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اسنے اوسکی مثل بیان
کیا اور ایسا ہی دیلمی نے روایت کیا ہی **حدیث** اللہ تعالی نے
سات فرشتے پیدا کیے ہین ہر ایک آسمان کے لیے ایک فرشتہ پھر اونسنے
ذکر کیا کہ جب نگہبان بندون کے عمل اوٹھاتے ہین پہلا اون ساتون
سے کہتا ہے اور آسمان دنیا مین ہے، مار دو اسکے عمل کو اوسکے صاحب
کے منہ پر کہہ اللہ تجھے بخشش نہ کرے مین صاحب غیبت کا ہون جو شخص
آدمیون کی غیبت کریگا مین اسکے عمل نہ چھوڑونگا کہ غیر کیطرف تجاوز
کرین اور اونسنے لمبی حدیث ذکر کی اسکو حاکم نے معاذ سے مرفوعا
ذکر کیا ہی اور یہ موضوع ہی **حدیث** میری ملاقات اپنی
نیتون سے کرو اور اپنے عملون سے میری ملاقات نہ کرو کہا ابن
تیمیہ نے موضوع ہے **حدیث** نیت مومن کی اوسکے عمل
سے بہتر ہے کہا ابن دحیہ نے صحیح نہین اور کہا بیہقی نے اسناد
اسکی ضعیف ہی اور اسکے لیے شواہد ہین **حدیث** گناہ سے توبہ
کرنیوالا مثل اسکی ہے جسکا کوئی گناہ نہ ہو کہا ذیل مین اسکی
اسناد کے راوی ثقہ ہین اور ہمارے شیخ نے اسکو بسبب اسکے
شواہد کے حسن سمجھا ہی **حدیث** پاک لوگون کی نیکیان
مقربین کی برائیان ہین کہا ذیل مین یہ کلام ابی سعید الخراز کا
ہے اور اس کو ابن عساکر نے ترجمہ مین روایت کیا ہی
حدیث جو شخص اللہ تعالے سے خوف کرے اوس سے ہر شے خوف
کرتی ہے کہا ذیل نے باب مین جماعت سے مروی ہے
بعض اسکی بعض کو قوت دیتی ہی **حدیث** گناہ کے صغر
کی طرف نظر نہ کر لیکن اس شخص کی بڑائی کیطرف دیکھ جسکی برائی
کرتا ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث** فرشتے نہین
لیجاتے اللہ تعالے کیطرف کوئی شے جو افضل ہو سحری کے وقت

من بكاء العبيد ونوحهم على انفسهم بالاسحار
في اسناده ابو عصمة نوح بن نصر وفي حديثه
نكارة **حديث** من بكى على ذنب في
الدنيا حرم الله ديباجة وجهه على جهنم هو
من نسخة موضوعة **حديث** اذا بلغ
الرجل اربعين سنة ولم يتب مسح الشيطان
وجهه وقال بابي وجه لا يفلح قال في المختصر
لم يوجد **حديث** يعجب ربك من
الشاب ليس له صبوة في اسناده ابن لهيعة
حديث ان لكل شئ معدنا ومعدن
التقوى قلوب العارفين قال الصغاني
موضوع **حديث** اتقوا مواضع التهم قال
في المختصر لم يوجد **حديث** تفكر ساعة
خير من عبادة سنة ذكره ابن الجوزي في
الموضوعات وفي رواية لابن حبان ستين سنة و
في رواية للديلمي ثمان سنة وفي لفظ الف
سنة **حديث** خير الامور اوسطها
رواه البيهقي معضلا **حديث** ان العبد
لينشر له من الثناء ما بين المشرق والمغرب و
ما يزن عند الله جناح بعوضة قال في
المختصر لم يوجد لكن في الصحيحين معناه
حديث من اجلال الله ومعرفة حقه
ان لا تشكو وجعك ولا تذكر مصيبتك قال
في المختصر لم يوجد **حديث** اني انا الله
لا اله الا انا من لم يصبر على بلائي ولم يرض

آنسوؤن کے رونے اور نوحہ سے اپنی نفسون پر اسکی اسناد مین ابو عصمہ
نوح بن نصر ہے اور اوسکی حدیث مین نکارت ہی **حدیث**
جو شخص دنیا مین اپنے گناہ پر روئے اللہ تعالے اوسکے منہ کے
رخسارے کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے یہ نسخہ موضوعہ سے
ہے **حدیث** جب آدمی چالیس سال تک پہونچ جاوے
اور توبہ نہ کرے تو شیطان اوسکے منہ پر مسح کرتا ہے اور کہتا قسم ہے
میرے باپ کی کسی وجہ سے خلاصی نہین پاتا کہا مختصر مین
نہین پائی گئی **حدیث** اللہ تعالے اوس جوان سے تعجب
کرتا ہی جسکو جوانی کی طرف میلان نہ ہو اسکی اسناد مین ابن
لہیعہ ہی **حدیث** ہر شے کے لیے معدن ہو اور پرہیزگاری کی
معدن عارفون کے دل ہین کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** تہمتون کی جگہ سے بچو کہا مختصر مین نہین پائی
گئی **حدیث** ایک ساعت فکر کرنا ایک برس کی عبادت
سے بہتر ہے اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے اور
روایت ابن حبان مین ساٹھہ برس کا ذکر ہے اور روایت دیلمی
مین آٹھہ برس کا اور ایک لفظ مین ہزار برس کا **حدیث**
بہتر کامون کا اونکا بیچ کا ہے اسکو بیہقی نے معضلا بیان
کیا ہے **حدیث** آدمی کی صفت درمیان مشرق اور
مغرب کے منتشر کی جائیگی حالانکہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے
برابر وزن نہ رکھتی ہوگی کہا مختصر مین نہین پائی گئی لیکن
صحیحین مین اس کے معنے ہین **حدیث** اللہ تعالے
کی بزرگی اور اوس کے حق کی معرفت سے یہ ہی کہ تو اسکے
درد کا شکوہ نہ کرے اور اپنی مصیبت کا ذکر نہ کرے کہا
مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث** تحقیق مین ہی معبود
نہین کوئی معبود مگر مین جو شخص میری بلا پر صبر نکرے اور میری قضا پر

بقضائی ولم یشکر نعمائی فلیتخذ ربا سوائی
قال فی المختصر لم یوجد حدیث ابی الله
ان یرزق عبده المؤمن الا من حیث لا یعلم
قال الصغانی موضوع وذکره ابن الجوزی فی
الموضوعات حدیث لا تغضبوا فی کسر
الآنیة فان لها اجالا کاجال البهائم اسناده
ضعیف وله شواهد حدیث الزهد
والورع یجولان فی القلب کل لیلة فان صادفا
قلبا فیه الایمان والحیاء اقاما فیه والا ارتحلا
قال فی المختصر لم یوجد حدیث خیار
امتی احداؤها وروی بزیادة الذین اذا غضبوا
رجعوا قال فی المختصر ضعیف وروی الحدة
تعتری خیار امتی قال فی المقاصد فیه سلام
ابن سالم متروک وله ذکر له طرقا والفاظا مختلفة
وروی المؤمن سریع الغضب سریع الرضا ذکره
الغزالی فی الاحیاء قال العراقی فی تخریجه انه
لم یجده حدیث الاکل مع الخادم من
التواضع من اکل معه اشتاقت له الجنة
قال فی الذیل هو من کتاب العروس الواهی
الاسانید حدیث اذا تواضع العبد رفعه
الله الی السماء السابعة قال فی المختصر ضعیف
وفی لفظ ان التواضع لا یزید العبد الا رفعة
فتواضعوا رحمکم الله قال ایضا هو ضعیف
وروی اذا رأیتم المتواضعین من امتی فتواضعوا
واذا رأیتم المتکبرین فتکبروا علیهم فان ذلک

راضی نہو اور میری نعمتوں کا شکر نہ کرے بس چاہیے کہ سوائے
میرے کوئی اور رب پکڑے کہا مختصر میں نہیں پائی گئی حدیث
اللہ تعالے نے آدمی مومن کو رزق دینے سے انکار کیا ہے مگر اوسجگہ سے
کہ وہ نہیں جانتا کہا صغانی نے موضوع ہے اور ابن جوزی نے
اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے حدیث برتنوں کو ٹوٹنے میں غضبناک
نہو جیو اسلیے کہ انکو لیے مدت مقرر ہے مثل مدت چہار پایوں کی
اسناد اسکی ضعیف ہے اور اسکے لیے شواہد ہیں حدیث زہد اور ورع
ہر رات دل میں پہرتے ہیں پہر اگر کسی دل کو پائیں جسمیں ایمان اور
حیا ہو دونوں اوسمیں اقامت کرتے ہیں ورنہ کوچ کر جاتے ہیں کہا
مختصر میں نہیں پائی گئی حدیث پسندیدہ لوگ میری امت
کے تیز مزاج ہیں اور زیادتی سے بھی مروی ہے کہ وہ لوگ جب غضبناک ہوتے
ہیں تو لوٹتے ہیں کہا مختصر میں ضعیف ہے اور مروی ہے تیزی میری
خیار امت کے لوگوں پر چڑہتی ہے کہا مقاصد میں اسمیں سلام بن سالم
متروک ہے اور اسکے لیے اوسنے طرق اور الفاظ مختلفہ ذکر کیے ہیں
اور مروی ہے مومن سریع الغضب ہے اور سریع الرضا ہے اسکو غزالی
نے احیا میں ذکر کیا ہے کہا عراقی نے تخریج میں یہ مینے نہیں پائی
حدیث خادم کے ساتھہ کہانا تواضع سے ہے جو شخص خادم
کے ساتھہ کہائے اوسکے لیے جنت مشتاق ہوتی ہے کہا ذیل میں
یہ کتاب العروس سے ہے جسکے اسانید واہی ہیں حدیث
جب آدمی تواضع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے ساتوین آسمان
تک بلند کرتا ہے کہا مختصر میں ضعیف ہے اور ایک لفظ
میں تواضع میں جسقدر آدمی زیادتی کرتا ہے اللہ تعالے اوسکو
بلند کرتا ہے پس تواضع کرو اللہ تعالے تمپر رحم کریگا کہا یہ بھی ضعیف
ہے اور مروی ہے جب تم میری امت میں تواضع کرنیوالوں کو دیکھو تو تواضع
کرو اور جب تم متکبرین کو دیکھو تو اونپر تکبر کرو اسلیے کہ یہ ++

مذلة وصغار قال ایضا غریب حدیث
الشوم سوء الخلق قال فی المختصر لا یصح حدیث
ان النبی صلی الله علیه و اله وسلم البس الخرقة
علی الصورة المتعارفة عند الصوفیة باطل
لا اصل له قال ابن حجر لم یرد فی خبر صحیح ولا
حسن ولا ضعیف ان النبی صلی الله تعالی
علیه و اله وسلم البس الخرقة علی الصورة المتعارفة
بین الصوفیة احدا من اصحابه ولا امر احدا
من اصحابه یفعل ذلک وکلما یروی فی ذلک
صریحا فهو باطل وقال من المفتری ان علیا
البس الخرقة الحسن البصری فان ائمة الحدیث
لم یثبتوا للحسن من علی سماعا فضلا عن ان
یلبسه الخرقة وقد صرح بمثل ما ذکره
ابن حجر جماعة من الحفاظ کالدمیاطی والذهبی
وابی حیان والعلائی والعراقی وابن ناصر
حدیث ان من عباد الله من لو اقسم علی
الله لابره هو موضوع ولکن ورد بنحوه فی حدیث
من اقسم انها لا تکسر ثنیة الربیع والقصة
فی الصحیح حدیث من تشبه بقوم فهو
منهم ذکره فی المقاصد وهو فی سنن ابی داود
وغیرها حدیث انها تنزل الرحمة عند
ذکر الصالحین قال العراقی وابن حجر لا اصل له
حدیث الغناء واللهو ینبتان النفاق
فی القلب کما ینبت الماء العشب رواه الدیلمی
قال النووی لا یصح حدیث ان ابا محذورة و

اونکی ذلت ہی اور حقارت ہی کہا یہ بھی غریب ہی حدیث
شوم ہی بری خلق والا ہی کہا مختصر مین یہ صحیح نہین حدیث
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خرقہ جسکی صورت صوفیون کے
نزدیک معروف ہی پہنایا ہے باطل ہی اسکا کچھہ اصل نہین
کہا ابن حجر نے نہ خبر صحیح اور نہ حسن اور نہ ضعیف مین یہ بات
وارد ہوئی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خرقہ جو صوفیون مین
متعارف ہے کسی کو صحابہ مین پہنایا ہو اور نہ کسی اصحاب کو یہ امر کیا
ہے کہ یہ کام کرے اور جو حدیث کہ اوسمین صریحا وارد ہوئی ہے باطل
ہی اور کہا کہ افترا سے ہی یہ بات کہ علی نے حسن بصری کو خرقہ پہنایا ہے اسلیے
کہ اماما ن حدیث حسن کی ملاقات علی سے سماعا ثابت
نہین کرتے چہ جائی کہ اوسکو خرقہ پہنایا ہو اور ایک جماعت
نے حفاظ سے مثل ذکر ابن حجر کی تصریح کی ہے مثل دمیاطی
اور ذہبی اور ابی حیان اور علائی اور عراقی اور ابن ناصر کی
حدیث تحقیق اللہ تعالے کے بندون سے ہے وہ
شخص کہ اگر اللہ تعالے پر قسم کرے تو اوسکو بری کرے
یہ موضوع ہے لیکن اس کی مثل حدیث اوس شخص
مین وارد ہوا ہے جس نے قسم کی تھی کہ دانت ربیع کا
نہ توڑا جائے اور یہ قصہ صحیح مین ہے حدیث جو شخص
ساتھہ کسی قوم کے مشابہت کرے وہ اون سے ہے یہ مقاصد
مین مذکور ہے اور یہ سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے
حدیث نیک لوگون کے ذکر مین رحمت نازل ہوتی ہے
کہا عراقی اور ابن حجر نے اسکا کچھہ اصل نہین حدیث
غنا اور کھیل دونون دل مین نفاق پیدا کرتے ہین
جیسا کہ پانی گھاس کو اگاتا ہے اسکو دیلمی نے روایت
کیا ہے کہا نووی نے صحیح نہین حدیث ابا محذورہ نے

انشد بین یدی النبی صلی الله تعالی علیه وآله و
سلم وانه تواجد حتی وقعت البردة الشریفة
عن کتفیه قال ابن تیمیة هو کذب باتفاق
اهل العلم بالحدیث **حدیث** ان النبی
صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قال لعن الله
الغناء والمغنی قال النووی لا یصح **حدیث**
انه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم سمع امرأة
تقول فی غنائها هل علی ویحکما ان لهوت
من حرج فضحك وقال لا حرج ان شاء الله فی
اسناده متروك وقد رواه ابونعیم من غیر
طریقه **حدیث** من عشق وکتم وعف
ومات فهو شهید قد انکر علی راویه
سوید بن سعید وروی من غیر طریقه قال
فی المختصر وفیه نظر **حدیث** حبك للشیء یعمی
ویصم ذکره ابن الجوزی والصغانی فی الموضوعات
وهو فی سنن ابی داود باسناد ضعیف فیه بقیة
وابن ابی مریم وهما ضعیفان ولیسا ممن یضع و
قد تعقب العراقی من زعم انه موضوع وقال
لیس بشدید الضعف وهو حسن **حدیث**
ما ضاق مجلس بمتحابین رواه الدیلمی عن انس بغیر
اسناد **حدیث** احبب حبیبك هونا ما
عسی ان یکون بغیضك یوما ما قال الصغانی
موضوع **حدیث** الناس نیام فاذا ماتوا
انتبهوا قال فی المختصر لم یوجد الا معزوا الی علی
ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه **حدیث**

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے روبرو شعر پڑہے اور اونکو وجد
ہوا آپکا چادر شریف اونکے کاندہون سے گر پڑی کہا ابن
تیمیہ نے یہ باتفاق اہل علم حدیث کذب ہے **حدیث**
نبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ
تعالے سرود اور گانے والے پر لعنت کرے کہا نووی نے
صحیح نہین **حدیث** نبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے
ایک عورت سے سنا کہ وہ اپنے سرود مین یہ کہہ رہی تھی کیا
میرے اوپر کچہہ گناہ ہے اگر مین کہیلون پس آنحضرت ہنس پڑے
اور کہا کچہہ گناہ نہین ان شاء اللہ تعالے اسکی اسناد مین متروک
ہے اور ابونعیم نے غیر اس طریق سے روایت کیا ہے۔
حدیث جو شخص عاشق ہوا اور چہپایا اور بچا اور پوشیدہ
ہوا اور مرا تو شہید ہوا سوید بن سعید نے اسکے راوی پر انکار کیا ہے
اور غیر اس طریق سے اوسنے روایت کیا ہے کہا مختصر مین اس
مین نظر ہے **حدیث** تیری محبت کسی شے سے تجہے اندہا
اور بہرا کرتی ہے اسکو ابن جوزی اور صغانی نے موضوعات
مین ذکر کیا ہے اور سنن ابی داؤد مین ہے ساتہہ اسناد ضعیف کے
جسمین بقیہ اور ابن ابی مریم ہین اور وہ دونو ضعیف ہین اور وضاع
نہین ہین اور عراقی نے اوس شخص کا تعقب کیا ہے جسنے کہا یہ
موضوع ہے اور کہا یہ سخت ضعیف نہین (بلکہ) یہ حسن ہے **حدیث**
دوستون سے مجلس تنگ نہین ہوتی اسکو دیلمی نے بغیر اسناد کے
روایت کیا ہے **حدیث** اپنے دوست کو نرمی سے دوست رکہہ قریب ہے
نہین کہ تجہے کسی دن دشمن پکڑے کہا صغانی نے موضوع ہے
حدیث آدمی سوئے ہوئے ہین جب مرتے ہین جاگ
پڑتے ہین۔ کہا مختصر مین نہین پائی گئی مگر اسکو علی بن
ابی طالب کی طرف نسبت کرتے ہین **حدیث**

السعید من وعظ بغیرہ والشقی من شقی فی
بطن امہ فی اسنادہ ضعیفان وقال ابن الجوزی
لایثبت وقال الصغانی موضوع وقال العراقی
وابن حجر انہ صحیح فینظر **حدیث** طلب
الحق غربة لم یوجد الامسلسلاً بطریق الصوفیة
حدیث کان الحق فیہا علی غیرنا وجب
وکان الموت فیہا علی غیرنا کتب الخ قال الصغانی
موضوع **حدیث** طوبی لمن شغلہ عیبہ
عن عیوب الناس قال الصغانی موضوع **حدیث**
الناس کلہم موتی الا العالمون والعالمون کلہم
موتی الا العاملون والعاملون کلہم موتی
الا المخلصون ویروی بلفظ ہلکی بدل موتی
قال الصغانی موضوع **حدیث** عش ما
شئت فانک میت واحبب من احببت فانک
مفارقہ واعمل ما شئت فانک مجزی بہ قال
الصغانی موضوع **حدیث** بر الوالدین
افضل من الصلوة والصوم والحج والعمرة و
الجہاد فی سبیل اللہ قال فی المختصر لم یوجد
حدیث ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق
بصدقة ان یجعلہا لوالدیہ اذا کانا مسلمین ذکرہ
فی المختصر وعزاہ الی الطبرانی **حدیث**
رحم اللہ والدا اعان ولدہ علی برہ قال فی المختصر
ضعیف او مرسل **حدیث** من قبل بین
عینی امہ کان لہ سترا من النار فی اسنادہ من
لا تحل الروایة عنہ وقد تقدم **حدیث**

نیکبخت وہ ہی جو غیر سے نصیحت پکڑے اور بدبخت وہ ہی جو
مان کے پیٹ مین بدبخت ہو اسکی اسناد مین دو ضعیف ہین
کہا ابن جوزی نے یہ ثابت نہین اور کہا صغانی نے موضوع
ہے اور کہا عراقی اور ابن حجر نے یہ صحیح ہی پس نظر کی جائے **حدیث**
حق کا طلب کرنا غربت ہی نہین پائی گئی مگر مسلسل بطور
صوفیہ کے **حدیث** اسمین حق ہمارے غیر پر واجب ہوا تہا اور
موت اسمین ہمارے غیر پر لکہی گئی تہی الخ کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** خوشخبری ہی اوسکے لیے جسکو اوسکے عیبون
نے لوگون کی عیبون سے شغل مین رکہا ہے کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** آدمی سب مردہ ہین مگر عالم اور عالم سب مردہ ہین
مگر عامل اور عامل سب مردہ ہین مگر اخلاص کرنیوالے اور موتی کی جگہ
ہلکی کا لفظ مروی ہے معنے دونون کے ایک ہین کہا صغانی نے
موضوع ہے **حدیث** عیش کر جبتک تو چاہی اس لیے
کہ تو مردہ ہے اور دوست کہہ جسکو تو دوست کہتا ہے
اس لیے کہ تو جدائی کرنے والا ہے اور عمل کر جو تو چاہتا ہے اس لیے
کہ تو اوسکا بدلہ دیا جائیگا کہا صغانی نے موضوع ہی **حدیث** مان باپ
سے نیکی کرنی افضل ہے نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور اللہ تعالی
کے رستہ مین جہاد کرنیسے کہا مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث**
تم مین سے کسی کو لازم نہین کہ جب صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو مان باپ
کو دے جب وہ مسلمان ہوے یہ مختصر مین مذکور ہے اور اوسنے اسکو
طبرانی کیطرف منسوب کیا ہے **حدیث** رحمت کرے
اللہ تعالی اوس باپ پر جسنے اپنے بیٹے کی نیکی پر مدد کی کہا مختصر
مین ضعیف ہی یا مرسل **حدیث** جو شخص اپنی مان کی آنکہون
کے درمیان بوسہ دے وہ اوسکے لیے آگ سے پردہ ہوتا ہی اسکی اسناد
مین وہ شخص ہے جس سے روایت کرنی حلال نہین اور پیچہے گذر چکی ہی **حدیث**

يعمل العاق ماشاء فلن يدخل الجنة ويعمل
البار ماشاء فلن يدخل النار في اسناده كذاب
حديث بروا اباءكم تبركم ابناؤكم قال في
الوجيز في اسناده وضاع وله شاهد من حديث
ابي هريرة صححه الحاكم **حديث** ان
العبد ليموت ابواه او احدهما وانه لعاق فلا
يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتب
عند الله بارا في اسناده كذاب وله طريق اخر
فيها ضعيف وطريق ثالث مرسلة صحيحة
حديث من ضمن لي واحدة ضمنت له
اربعة يصل رحمه فيحبه اهله ويوسع عليه
في رزقه ويزاد في اجله ويدخل الجنة قال
في الذيل هو من نسخة موضوعة **حديث**
حق كبير الاخوة على صغيرهم كحق الوالد على
ولده قال في المختصر ضعيف **حديث**
الجيران ثلاثة جار له حق وجار له حقان
الى اخره قال في المختصر ضعيف **حديث**
احترسوا من الناس بسوء الظن قال في المقاصد
هو من قول مطرف بن عبد الله وروي عن
انس مرفوعا وروي عن ابن عباس مرفوعا
بلفظ من حسن ظنه بالناس كثرت ندامته
وروي من قول علي الحزم سوء الظن وروي
ايضا مرسلا مرفوعا وكلها ضعيفة قال و
بعضها يقوي بعضا وقد جمعتها في جزء وجمعت
بينها وبين قوله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن

عاق جو چاہے عمل کرے جنت مین داخل نہوگا اور نیک آدمی جو چاہے
عمل کرے آگ مین داخل نہوگا اسکی اسناد مین کذاب ہے
حدیث اپنے باپون سے نیکی کرو تمہارے بیٹے تمسے نیکی کرینگے
کہا وجیز مین اسکی اسناد مین وضاع ہے اسکے لیے شاہد ابی ہریرہ سے
ہی اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** آدمی کے ماں
باپ دونون یا ایک حالانکہ وہ عاق ہو پہر انکے واسطے ہمیشہ دعا
کرتا رہے اور بخشش مانگتا رہی تاکہ اللہ تعالی کے نزدیک نیکوکار
لکھا جاتا ہے اسکی اسناد مین کذاب ہے اور اسکے لیے دوسرا طریق ہے
اسمین ضعف ہی اور تیسرا طریق مرسل صحیح ہے **حدیث**
جو شخص میرے واسطے ایک چیز کا ضامن ہوگا مین اسکے لیے چار
کا ضامن ہونگا اپنے کنبے سے وصل کرے اور سکے اہل اوسکو دوست
رکہینگے اور اوسکو رزق مین فراخی کیجائیگی اور اوسکی اجل مین زیادتی
کیجائیگی اور جنت مین داخل ہوگا کہا ذیل مین یہ نسخہ موضوعہ سے ہے **حدیث**
بڑے بہائی کا حق چہوٹو پر مثل حق والد کی ہے اپنے ولد پر کہا مختصر
مین ضعیف ہے **حدیث** ہمسائے تین ہین ایک ہمسائے کے
لیے ایک حق ہے دوسرے ہمسائے کے لیے دو حق مین الخ کہا مختصر
مین ضعیف ہے **حدیث** نگہبانی کرو آدمیون سے ساتھ برے
ظن کے کہا مقاصد مین یہ قول مطرف بن عبد اللہ کا ہے
اور انس سے مرفوعا مروی ہے اور ابن عباس سے مرفوعا
ان الفاظ سے مروی ہے جس کا حسن ظن آدمیون کے ساتھ
زیادہ ہوا اوسکو ندامت زیادہ ہوتی ہے۔ اور قول علی سے
مروی ہے حزم برا ظن ہے اور یہی مرسل مرفوع مروی ہے
اور سب کی سب ضعیف ہین۔ اور کہا بعض بعض کو قوت دیتی
ہین اور مینے اونکو ایک جزو مین جمع کیا ہے اور وجہ جمع کی درمیان
انکے اور درمیان قول اللہ تعالی کے (بچو بہتون کو ظن سے)

وبين حديث من اساء باخيه الظن فقد
اساء بربه حديث اخبروا تقله قال
في المقاصد كل طرقه ضعيفة ويشهد له
ما في الصحيحين الناس كابل ذابة لا تجد فيها
راحلة وقال الصغاني هو موضوع حديث
الناس كاسنان المشط قال السخاوي موضوع
وقد تقدم حديث النسيان طبع
الانسان قال في المقاصد لا اعرفه بهذا اللفظ
حديث من سلك مسالك التهم اتهم
وفي لفظ من اقام نفسه مقام التهمة فلا
يلومن من اساء الظن به عزاه في المقاصد الى
الخرائطي وشاع على الالسن الان بلفظ من
امر يجتنب مواقف التهم فلا يلومن الا نفسه
حديث من استرضى فلم يرض فهو شيطان
قال في المقاصد ليس بمرفوع بل روي عن
الشافعي بزيادة ومن استغضب فلم يغضب
فهو حمار حديث ترك العادة عداوة
لا اصل له ولكن معناه عن الشافعي كما قال
صاحب المقاصد حديث جمال الرجل
فصاحة لسانه في اسناده كذاب حديث
لا حكيم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة هو
موضوع حديث المرء على دين خليله
فلينظر احدكم من يخالل قال ابن الجوزي
موضوع وتعقبه في المقاصد فقال اخرجه
ابو داود والترمذي حديث المرء كثير

اور روبہان اس حدیث کی جسنے اپنے بہائی کے ساتھہ برا
ظن کیا اسنے اپنے رب کے ساتھہ برا ظن کیا بیان کی ہو حدیث
کہا مقاصد مین سب طرق اسکے ضعیف ہین اور جو صحیحین مین
ہے اسکے لیے شاہد ہے۔ آدمی مثل سو اونٹ کی ہونگے اونمین
تو کوئی قابل سواری کے نہ پائیگا اور کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث
آدمی مثل کنگہی کے دانتون کی ہین کہا سخاوی نے موضوع ہے اور
پیچہے گذر چکی ہے حدیث بہولنا آدمی کی طبیعت ہے کہا مقاصد
مین اسکو ان الفاظ سے نہین پہچانتا حدیث جو شخص
تہمت کے راستون مین چلے متہم ہو جاتا ہے اور ایک لفظ
مین جسنے اپنے نفس کو تہمت کی جگہہ پر کہڑا کیا پس وہ نہ ملامت
کرے اوس شخص کو جو اوسکے ساتھہ برا ظن کرے مقاصد مین
یہ خرائطی کیطرف منسوب ہے اور یہ حدیث اسوقت زبانون پر ان الفاظ
سے شایع ہے جو شخص تہمتون کی جگہہ سے اجتناب کرے پس
نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو حدیث جو شخص راضی کیا گیا
اور راضی نہ ہوا وہ شیطان ہے کہا مقاصد نے یہ مرفوع نہین لیکن
شافعی سے ساتھہ زیادتی کے مروی ہے اور جس شخص سے غصہ طلب کیا
گیا اور غصے نہ ہوا وہ گدہا ہے حدیث عادت کا چہوڑنا عداوت ہے
اسکا کچہہ اصل نہین لیکن معنے اسکے شافعی سے ہین جیسا کہ صاحب
مقاصد نے کہا ہے حدیث جمال آدمی کا اسکی زبان کی فصاحت
ہے اسکی اسناد مین کذاب ہے حدیث نہین حکیم مگر صاحب دانائی
کا اور نہین حکیم مگر صاحب تجربہ کا یہ موضوع ہے حدیث
آدمی اپنے دوست کے دین پہ ہے پس چاہیے کہ نظر کرے ہر ایک
تمسے جسکے ساتھہ دوستی کرتا ہے۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے
اور مقاصد مین اسکا یون تعقب کیا ہے کہا اوسنے اسکو ابو داود اور
ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث آدمی اپنے بہائی کے ساتھہ بہت

باخیه موضوع قاله الصغانی حدیث الغنی
الیاس عما فی ایدی الناس قال الصغانی موضوع
حدیث لاخیر فی صحبة من لا یری لک
من الحق مثل الذی تری له قال الصغانی موضوع
وقد تقدم حدیث زر غبا تزدد حبا
قال الصغانی موضوع حدیث من کتم
سره ملک امره قال فی المقاصد لیس فی
المرفوع ولکنه من قول الشافعی حدیث
استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان فان کل
ذی نعمة محسود قال فی الوجیز مروی عن معاذ
ابن جبل وفیه سعید بن سالم متروک وعن ابن
عباس وفیه وضاع وقال الصغانی موضوع
حدیث من کثر کلامه کثر سقطه کثرت
ذنوبه ومن کثرت ذنوبه کانت النار اولی به
قال الصغانی موضوع حدیث رحم الله
امرأ اصلح من لسانه قال الصغانی موضوع
حدیث اهن من اهانک وان کان حرا
قرشیا واکرم من اکرمک وان کان عبدا
حبشیا قال فی الذیل فی اسناده کذاب
حدیث ما من صاحب یصاحب صاحبا
ولو ساعة من نهار الا سأله الله عنه یوم
القیمة فی اسناده کذاب حدیث من
اخذ بوجه اخیه شیئا کانت حسنة فاذا
اراه ایاه کانت له حسنتان فیه کذاب
حدیث مما یصفی لک ود اخیک المسلم

کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث غناء نا امید ہے اوس
چیز سے جو لوگون کے ہاتھہ مین ہے کہا صغانی نے موضوع ہے
حدیث نہین بہتری اوس شخص کی صحبت مین جو تیرا حق
اسطرح نہ جانے جسطرح تو اوسکا حق جانتا ہے کہا صغانی نے موضوع
ہے اور پیچھے گذر چکی ہے حدیث زیارت کر دیر دیر تو محبت مین زیادہ ہوگا
کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث جسنے اپنا بھید چھپایا
وہ اپنے امر کا مالک ہوا کہا مقاصد مین مرفوع نہین لیکن قول شافعی
کا ہے حدیث حاجتون کی طلب کرنے پر ساتھہ پوشیدگی
کے مدد مانگو اس لیے کہ ہر صاحب نعمت حسد کیا جاتا ہے کہا
وجیز مین یہ معاذ بن جبل سے مروی ہے اور اسمین سعید بن
سالم متروک ہے اور ابن عباس سے اور اسمین وضاع ہے اور کہا
صغانی نے موضوع ہے حدیث جسکی کلام زیادہ ہو
اوسکا گرنا زیادہ ہوتا ہے اور جسکا گرنا زیادہ ہو اوسکے گناہ زیادہ
ہوتے ہین اور جسکے گناہ زیادہ ہون اوسکے واسطے آگ بہت بہتر ہے
کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث رحمت کرے اللہ تعالی
اوس آدمی پر جسنے اپنی زبان سے بھلائی کی کہا صغانی نے موضوع
ہے حدیث اہانت کر تو اوس شخص کی جسنے تیری اہانت کی
ہو اگرچہ قریشی آزاد ہو اور تعظیم کر اوسکی جسنے تیری تعظیم کی ہے
اگرچہ حبشی غلام ہو کہا ذیل مین اسکی اسناد مین کذاب ہے
حدیث جو شخص کسی آدمی کی صحبت کرے اگرچہ دن کی ایک ساعت
ہو قیامت کے دن اوس سے اللہ تعالی اوسکی بابت پوچھیگا اس
کی اسناد مین کذاب ہے حدیث جو شخص اپنے بھائی
کے منہ سے کوئی چیز پکڑے اوسکے لیے نیکی ہوتی ہے پھر جب اوسکو
وہ شے دکھلادے اوسکے لیے دو نیکیان ہین اسمین کذاب ہے حدیث
جو چیز تیرے واسطے تیرے بھائی مسلمان کی دوستی کو صفائی کرتی

ان یکون له فی غیبته افضل مما یکون له فی
حضوره قال فی الذیل حدیث باطل حدیث
المرض ینزل جملة واحدة والبرء تنزل قلیلا
قال فی المقاصد باطل حدیث لا تمارضوا
فتمرضوا ولا تحفروا قبورکم فتموتوا قال ابو حاتم
منکر حدیث المریض انینه تسبیح وصیاحه
تکبیر ونفسه صدقة ونومه عبادة وتقلبه
من جنب الی جنب جهاد فی سبیل الله قال ابن حجر
لیس بثابت حدیث الامراض هدایا من الله
فاحب العباد الی الله اکثرهم هدیة فی اسناده
کذاب فی متروک حدیث من بات فی
شکوی لیلة لم یدع فیها بالویل واذا اصبح حمد
الله تناثرت منه الذنوب کما تتناثر ورق
الشجر قال فی الذیل هو من نسخة ابی هدبة عن
انس یعنی وهی موضوعة حدیث البطنة
اصل الداء والحمیة اصل الدواء وعودوا کل بدن
ما اعتاده قال فی المختصر لم یوجد وقال فی
المقاصد لا یصح رفعه الی النبی صلی الله علیه واله
وسلم حدیث من اذهب الله بصره فی
الدنیا کان حقا علی الله واجبا ان لا تری عیناه
نار جهنم فی اسناده کذاب وتشهد له ما فی صحیح
البخاری بمعناه حدیث لا تکرهوا ان تعد
فانها لاربعة لا تکره الرمد فانه یقطع عرق
العمی ولا تکرهوا الزکام فانه تقطع عرق الجذام
ولا تکره السعال فانه تقطع عرق الفالج ولا

یہ ہی کہ تو اوسکے لیے اوسکی غیبت مین افضل ہو اوسکی حضور سے
کہا ذیل مین یہ حدیث باطل ہے حدیث بیماری یکدفعہ
نازل ہوتی ہے اور رحمت آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہے
کہا مقاصد مین باطل ہی حدیث نہ بیمار بنو بیمار ہو جاؤ گے
اور اپنی قبرین نہ کہودو مر جاؤ گے ۔ کہا ابو حاتم نے منکر ہے
حدیث مریض کا رونا تسبیح ہے اور چلانا تکبیر ہے اور
سانس اوسکا صدقہ ہی اور سونا اوسکا عبادت ہی اور ایک جانب
سے دوسری جانب پلٹنا اللہ تعالی کے رستہ مین جہاد ہے کہا ابن حجر نے
ثابت نہین حدیث بیماریان اللہ تعالی کے تحائف
ہین پس محبوب تر آدمیون کا اللہ کی طرف وہ ہے جو تحائف مین زیادہ ہو
اسکی اسناد مین کذاب و متروک ہی حدیث جو شخص رات
بیماری مین کاٹے اور نہ پکارے اوسمین ہلاکت کو اور جب صبح کرے تو
اللہ کی حمد کہی اوس سے گناہ گرجاتے ہین جیسا کہ درخت کے پتے گرتے ہین
کہا ذیل مین یہ نسخہ ابی ہدبہ مین انس سے ہے یعنے یہ موضوع ہے ۔
حدیث سیر ہونا طعام سے جڑہ درد کی ہی اور پرہیز جڑہ دوا
کی ہے اور عادت ڈالو ہر بدن کو اوس چیز سے جس سے وہ
عادت پذیر ہو کہا مختصر مین نہین پائی گئی اور کہا مقاصد مین
اسکا مرفوع ہونا نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح نہین ہے حدیث
جسکی آنکھین اللہ تعالے دنیا مین لے لے اللہ تعالے پر یہ حق
واجب ہی کہ اوسکی آنکھین آگ دوزخ کی نہ دیکھین گی
اسکی اسناد مین کذاب ہی اور جو صحیح بخاری مین ہے اوس کے
معنے کے لیے شاہد ہی حدیث چار (چیزون کو) مکروہ نہ جانو
اسلیے کہ وہ چار کے واسطے ہین نہ مکروہ جانو آنکھون کی بیماری کو
اسلیے کہ یہ نابینائی کی رگ قطع کرتی ہے اور زکام کو مکروہ نہ جانو اس لیے کہ
یہ جذام کی رگ قطع کرتا ہی اور کھانسی کو مکروہ نہ جانو اسلیئے کہ فالج قطع کرتی ہی اور

تكرهوا الدماميل فانها تقطع عروق البرص
في اسناده وضاع وهو يحيى بن زهدم حديث
العين حق تدخل الجمل القدر والرجل القبر
قال في المقاصد تفرد بوصله ضعيف واوله
في الصحيح حديث الحجامة في فقرة الرأس
تورث النسيان في اسناده متهم بالوضع وكذا
حديث الحجامة في الرأس امان من الجنون و
الجذام والبرص الخ وكذا احاديث تعيين وقت
الحجامة باطلة وكذا احاديث النهي عنها في
اوقات معينة حديث كان يكتحل كل
ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء في كل سنة
في اسناده وضاع حديث الشرب من
فضل وضوء المؤمن فيه شفاء سبعين داء
في اسناده وضاع حديث من خلط دواء
فنفع به الناس اعطاه الله عز وجل ما انفق في
الدنيا واعطاه نعيم الجنة في اسناده متروك
حديث من كنوز البر اخفاء الصدقة
وكتمان الشكوى وكتمان المصيبة في اسناده من
ليس بشئ حديث ان في الجنة شجرة البلوى
في اسناده متروكان حديث يود اهل
العافية ان لحومهم قطعت الخ في اسناده عبد الرحمن
بن الفرا وليس بشئ ولكنه قد اخرجه من طريقه
الترمذي والبيهقي وقال الذهبي ليس به باس
حديث لا تعاد المريض الا بعد ثلاث في اسناده
متروك حديث من فر من ميراث وارث عن

پہنسیونکو مکروہ نہ جانو اسلیے کہ وہ برص کی رگین قطع کرتی ہین
اسکی اسناد مین وضاع ہے اور وہ یحیے بن زہدم ہے حدیث
نظر حق ہے اونٹ کو ہانڈی مین اور مرد کو قبر مین داخل کردیتی
ہے کہا مقاصد مین (ایک شخص) ضعیف اوسکے وصل کے ساتھ
متفرد ہوا ہی اور اول اوسکا صحیح مین ہی حدیث سر کی چوٹی مین
سینگی لگانی نسیان پیدا کرتی ہی اسکی اسناد مین متہم بالوضع ہے
اور ایسا ہی یہ حدیث سر مین سینگی لگانی جنون اور جذام اور برص سے
امان ہے الخ اور ایسا ہی حدیثین سینگی کے وقت مقرر کرنی کی باطل ہین
اور ایسا ہی حدیثین نہی کی ان اوقات معینہ مین حدیث
آنحضرت ہر رات مین سرمہ لگاتے اور ہر ماہ مین سینگی لگاتے
اور ہر برس مین دوا پیتے تھے۔ اسکی اسناد مین وضاع ہے
حدیث مومن کے وضو سے بچا ہوا پانی پینا اوسمین ستر بیماریون سے
شفا ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے حدیث جو شخص
دوا ملا اور اوسکے ساتھ لوگون کو نفع دے اوسکو اللہ غالب اور
بزرگ جو اوسنے دنیا مین خرچ کیا ہے دیتا ہی اور اوسکو نعمتین
جنت کی دیتا ہے اسکی اسناد مین متروک ہی حدیث
نیکی کے خزانون سے ہے صدقہ کا پوشیدہ کرنا اور بیماری کا
چھپانا اور مصیبت کا چھپانا اسکی اسناد مین وہ ہے جو کچھ شئے
نہین ہے حدیث جنت مین ایک درخت ہی نام اوسکا شجرۃ البلویٰ
ہے اسکی اسناد مین دو متروک ہین حدیث اہل مصیبت دوست
رکھتے ہین کہ اونکا گوشت قطع کیا جائے الخ اسکی اسناد مین عبد الرحمان
بن فرا ہے وہ کچھ شئے نہین لیکن اسکی طریق سے ترمذی اور بیہقی
نے اسکو نکالا ہی۔ اور کہا ذہبی نے اسکا کچھ خوف نہین ہے
حدیث بیمار کی عیادت نہ کر مگر بعد تین دن کی اسکی اسناد مین
متروک ہی حدیث جو شخص اپنے وارث کی ++

وارثه روی الله عنه میراثه من الجنة لا
یصح **حدیث** هل یکون مع الشهداء غیرهم
یوم القیمة فقال النبی صلی الله تعالی علیه وآله
وسلم نعم من ذکر الموت کل یوم عشرین مرة
قال فی المختصر لم یوجد **حدیث** ما
ترددت فی شیء کترددی فی قبض روح عبدی
هو یکره الموت وانا اکره مساته ولکن لا بد له
من الموت فی اسناده من هو متکلم فیه **حدیث**
لو ان قطرة من الم الموت وضعت علی جبال الارض
کلها الذابت قال فی المختصر لم یوجد **حدیث**
ان لملک الموت حربة مسمومة لها طرف
بالمشرق وطرف بالمغرب یقطع بها عرق الحیوة
وان معالجة الموت اشد من الف ضربة بالسیف
لا یصح **حدیث** لا تظهر الشماتة لاخیک
فیرحمه الله ویبتلیک قال فی الذیل لا یصح و
قال الصغانی موضوع وقال فی الوجیز هو من
حدیث واثلة بن الاسقع وفیه عمرو بن اسمعیل
کذاب وقد اخرجه الترمذی والبیهقی من
طریقه وقد تابعه امیة بن القسم عن حفص بن
غیاث وقال الترمذی حسن غریب وله شاهد
عن ابن عمرو فی لفظ فیعافیه الله مکان فیرحمه
الله **حدیث** من عزی مصابا فله مثل
اجره قال الصغانی موضوع وفی الوجیز تفرد به
علی بن عاصم عن محمد بن سوقة وقد اخرجه
الترمذی وابن ماجة من هذا الوجه قال الترمذی

میراث سے تکبر کرے اللہ تعالیٰ اوسکی میراث جنت سے (دیتا) نہین
تکبر کرتا ہی صحیح نہین ہے **حدیث** کیا شہیدون کے ساتھ کوئی غیر انکا
قیامت کے دن ہوگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان جو شخص
موت کو دن مین بیس مرتبہ یاد کرے - کہا مختصر مین نہین پائی
گئی **حدیث** مین نہین تردد کرتا کسی شئی مین اوسقدر جیسے
تردد کرتا ہون بندے اپنے کی روح قبض کرنے مین اور وہ موت
کو برا جانتا ہے اور مین اوسکی تکلیف کو برا جانتا ہون لیکن موت
سے اوسے چارہ نہین ہے اسکی اسناد مین وہ ہے جسمین کلام کی گئی ہے
حدیث اگر ایک قطرہ موت کا زمین کے سب پہاڑون پر رکھا جائے
تو پگل جائین کہا مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث** ملک الموت
کا ایک تازیانہ زہر ناک ہے اوسکی ایک طرف مشرق مین ہے اور ایک
مغرب مین اوسکے ساتھ رگ حیاتی کی قطع کرتا ہے اور موت
کا علاج کرنا ہزار ضرب تلوار سے سخت ہے یہ صحیح نہین ہے **حدیث**
اپنے بہائی کے لیے دشمنی ظاہر نہ کر اللہ اوسپر رحمت کریگا اور تجھے
آزمایش مین پکڑیگا کہا ذیل مین صحیح نہین اور کہا صغانی
نے موضوع ہے اور کہا وجیز مین یہ حدیث واثلہ بن اسقع کی
ہے اور اسمین عمرو بن اسمعیل کذاب ہے اور اسکو ترمذی اور بیہقی
نے اسکے طریق سے نکالا ہے اور اسکا متابع امیہ بن القاسم حفص
بن غیاث سے ہوا ہے اور کہا ترمذی نے حسن غریب ہے
اور اسکے لیے شاہد ابن عمر سے ہے اور ایک لفظ مین مکان فیرحمہ
کے فیعافیہ اللہ ہے معنے دونون کے ایک ہین جو شخص مصیبت زدہ
کی تعزیت کرے اوسکے لیے اجر اوسکی مثل ہے کہا صغانی نے
موضوع ہے اور وجیز مین ہے علی بن عاصم ساتھ لینے اسکی محمد بن
سوقہ سے منفرد ہوا ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
اس وجہ سے روایت کی ہے - کہا ترمذی نے

واكثر ما ابتلى على بن عاصم بهذا الحديث وله
شاهد حسنه الترمذي بلفظ ما من مؤمن يعزي
اخاه بمصيبة الا كساه الله من حلل الكرامة يوم
القيمة **حديث** دفن البنات من المكرمات
لا يصح وجزم ابن حجر ببطلانه **حديث**
للمرأة ستران القبر والزوج موضوع **حديث**
نعم الصهر القبر قال بعض العلماء لم يوجد و
قد رواه في مسند الفردوس بلا اسناد **حديث**
ان اولاد المؤمنين في جبل في الجنة يكفلهم
ابراهيم وسارة حتى يردوهم الى ابائهم يوم
القيمة قيل هو من قول الثوري وقد اخرجه
الحاكم مرفوعا في المستدرك وصححه على شرطهما
واصله في البخاري في المعراج **حديث**
اذا قضى الله لعبده ان يموت بارض جعل له
اليها حاجة قيل هو حسن غريب **حديث**
ان الميت يتاذى بجار السوء كما يتاذى الحي بجار
السوء في اسناده من هو متهم بالوضع **حديث**
ارقبوا الميت عند ثلاث اذا رشح جبينه وذرفت
عيناه ويبست شفتاه فهو من رحمة قد نزلت به
واذا غط غطيط المخنوق واحمر لونه وازبدت
شفتاه فهو من عذاب قد نزل به قال في المختصر
ضعيف **حديث** سماع التعزية من رجل فقال
ابو بكر هذا الخضر قال النووي لم يوجد في
كتب الحديث وقد رواه الطبراني بسند ضعيف
فذكر فيه الخضر وسياتي في الخاتمة **حديث**

علی بن عاصم اس حدیث سے بہت مبتلی ہوا ہے اور اسکے
لیے شاہد ہے اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے نہیں کوئی مومن جو
اپنے بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے مگر اوسکو اللہ تعالی قیامت کے
دن بزرگی لباسوں سے پہناتا ہے **حدیث** لڑکیوں کا دفن کرنا
مکرمات سے ہے صحیح نہیں اور ابن حجر نے اسکے بطلان پر جزم کیا ہے
حدیث عورت کے واسطے دو پردے ہیں قبر اور شوہر موضوع ہے
حدیث اچھا صہر قبر ہے کہا بعض عالموں نے نہیں پائی گئی اور
اسکو مسند فردوس میں بلا اسناد ذکر کیا ہے **حدیث** اولاد
مومنوں کی جنت کے ایک پہاڑ میں ہوگی ابراہیم علیہ السلام
اور سارہ انکی کفیل ہونگے تاکہ قیامت کے دن اونکو انکے باپوں کیطرف
رد کریں کہا گیا ہے یہ قول ثوری کا ہے اور حاکم نے مستدرک میں
اسکو مرفوعا روایت کیا ہے اور شرط صحیحین پر اسکی تصحیح کی ہے اور اصل
اسکا بخاری میں باب المعراج میں ہے **حدیث** جب اللہ تعالی
کسی آدمی کو کسی زمین میں مرنے کا ارادہ کرتا ہے اوسکے لیے
حاجت اوس زمین کی بناتا ہے کہا گیا ہے یہ حسن غریب ہے **حدیث**
میت برے ہمسایہ سے ایذا پاتی ہے جیسا کہ زندہ برے ہمسایہ سے ایذا
پاتا ہے اسکی اسناد میں وہ شخص ہے جو متہم بالوضع ہے **حدیث**
میت کی انتظاری کرو تین چیزوں کے وقت جب اوسکی پیشانی
پسینہ لائے اور آنکھیں اوسکی جاری ہوں اور لبیں اوسکی خشک
ہوں پس یہ رحمت ہے جو اوسپر نازل ہوئی ہے اور جب مخنوق
کیسا آواز کرے اور رنگ اوسکا سرخ ہو اور لبیں اوسکی جھاگ لائیں
پس یہ عذاب ہے جو اوسپر نازل ہوا ہے کہا مختصر میں ضعیف ہے **حدیث**
سنا تعزیت کا ایک مرد سے کہا ابو بکر نے یہ خضر ہے کہا نووی نے کتب حدیث
میں نہیں پائی گئی اور طبرانی نے سند ضعیف سے ذکر کیا ہے اوسنے
اسمیں خضر کا ذکر کیا ہے اور خاتمہ میں آئیگی **حدیث**

من مات فقد قامت قيامته قال في
المختصر رواه ابن ابي الدنيا واسناده ضعيف و
هو من قول الفضيل بن عياض **حديث**
تلقين الميت بعد الدفن ضعفه جماعة من
الحفاظ وقواه ايضا ابن حجر في بعض كتبه
بكثرة شواهده وقد بسط الكلام عليه في
التلخيص **حديث** نفس المؤمن اذا قبضت
تلقاها اهل الرحمة من عند الله الخ ذكره في
المختصر **حديث** الموت كفارة لكل مسلم
ذكره ابن الجوزي و قال في المقاصد صححه ابن العربي
وقال العراقي ورد من طرق تبلغ بها رتبة الحسن ولم
يصب ابن الجوزي بذكره في الموضوعات وقد
تابعه الصغاني فقال موضوع وقال ابن حجر لا
يتهيأ الحكم بوضعه مع هذه الطرق وقال معناه
بموت مخصوص ان ثبت الحديث **حديث**
موت الغربة شهادة في اسناده متروك وروي
من طريق اخر بلفظ من مات غريبا مات شهيدا
حديث اعمار امتي ما بين الستين الى
السبعين و اقلهم من يجوز ذلك لم يصب من ذكره في
الموضوعات فقد صححه ابن حبان والحاكم وحسنه
الترمذي وله طرق اخرى **حديث** لا تفضحوا
موتاكم بسيئات اعمالكم فانها تعرض على
اوليائكم من اهل القبور قال في المقاصد سنده
ضعيف **حديث** القبر روضة من
رياض الجنة او حفرة من حفر النار لم يصب من

جو شخص مرا اوسکی قیامت کھڑی ہو گئی - کہا مختصر مین اسکو
ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور
یہ قول فضیل بن عیاض کا ہے **حدیث** بعد دفن کرنے
کے میت کو تلقین کرنا - ایک جماعت نے حفاظ سے تضعیف کی
ہے اور ابن حجر نے بعض کتب مین بسبب کثرت شواہد کے
اوسکی تقویت کی ہے اور تلخیص مین اوسنے اوسپر بسط کلام
کی ہے **حدیث** جان مومن کی جب قبض کیجاتی ہے اہل
رحمت کے (فرشتے) اللہ تعالے سے اوسکی ملاقات کرتے ہین الخ
یہ مختصر مین مذکور ہے **حدیث** موت ہر مسلمان کیلیے کفارہ ہے
اسکو ابن جوزی نے ذکر کیا ہے اور کہا مقاصد مین ابن عربی نے اسکی تصحیح
کی ہے - اور کہا عراقی نے یہ اتنے طرق سے آئی ہے جنسے مرتبہ حسن کو پہنچتی ہو
اور ابن جوزی نے اسکا ذکر موضوعات مین کرنے مین صواب نہین کیا
اور صغانی اسی کا تابع ہوا ہے اور کہا یہ موضوع ہے - اور کہا ابن حجر نے
کہ باوجود ان طرق کے اسپر حکم وضع کا کرنے مین دلیری نہین کیجاتی
اور کہا یہ مقید ہے ساتھ موت مخصوص کے اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے
حدیث مسافر کی موت شہادت ہے اسکی اسناد مین متروک ہین
اور دوسرے طریق سے ان الفاظ سے مروی ہے جو شخص حالت مسافری مین مرا
وہ شہید ہو کر مرا **حدیث** میری امت کی عمر ساٹھ سے ستر تک ہے اور بہت
کم لوگ اس سے تجاوز کرینگے - جسنے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے اسنے
صواب نہین کیا اسلیے کہ ابن حبان اور حاکم نے اسکی تصحیح
کی ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے اور اسکیلیے طرق اور بھی ہین **حدیث**
اپنے مردون کو انکی بری اعمال سے خوار نہ کرو اسلیے کہ یہ تمہارے
والیون پر اہل قبور سے پیش کیے جاتے ہین کہا مقاصد مین سند
اسکی ضعیف ہے **حدیث** قبر جنت کے باغون سے ایک
باغ ہے یا آگ کے گڑھے سے ایک گڑھا ہے جس نے +

ذکرہ فی الموضوعات فقد اخرجہ الترمذی
والطبرانی وفی اسنادہ ضعف **حدیث**
من شیع جنازۃ حط اللہ عنہ اربعین کبیرۃ
فی اسنادہ کذابان وله شاهد عن انس فی
اسنادہ ضعیفان **حدیث** اول ما یجازی
العبد المؤمن ان یغفر لجمیع من حضر جنازته
قیل لا یصح وقد روی من طرق عن جماعة من
الصحابة وکلها معلّلة **حدیث** حسنوا
اکفان موتاکم فانهم یتزاورون فی قبورهم
قیل لا یصح وقال فی اللآلی بل هو حسن صحیح
له طرق وشواهد کثیرة **حدیث** ان
فاطمة غسلت نفسها قبل موتها ولبست
کفنها فاکتفی علی بذلک لا یصح **حدیث**
من غسل مسلما فستر علیه غفر له اربعین مرة الخ
فی اسنادہ یوسف بن عطیة قیل ولیس بشیء قال
فی اللآلی صححه الحاکم علی شرط مسلم واقرّه الذهبی
حدیث من زار قبر والدیه او احدهما یوم
الجمعة غفر له فی اسنادہ وضاع وله شاهد فی
اسنادہ ضعیف فی روی من زار قبر ابیه او امه
او عمته او خالته او احد قرابته کتب له حجة مبرورة
ولا اصل له **حدیث** آجال البهائم کلها
من القمل والبراغیث والجراد والخیل والبغال و
الدواب کلها اجالها فی التسبیح فاذا انقضی
تسبیحها قبض اللہ ارواحها ولیس الی ملک
الموت من ذلک شیء هو موضوع

اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے اور سنے صواب نہین کیا اسر
لیے کہ اسکو ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین ضعف
ہی **حدیث** جو شخص جنازی کو شایع کرے اللہ تعالی اوس سے چالیس
کبیرے گناہ دور کرتا ہے اسکی اسناد مین دو کذاب ہین اور اسکے
لیے شاہد انس سے ہے اسکی اسناد مین دو ضعیف ہین **حدیث**
پہلی جو مومن آدمی جزا دیا جائیگا یہ ہی کہ جو شخص اسکے جنازے پر حاضر ہوگا
اوسکو بخشا جاتا ہی کہا گیا ہی صحیح نہین اور جماعت صحابہ سے کئی طرق سے
مروی ہے اور سب کے سب معلل ہین **حدیث** اپنے موتا کے
کفن اچھے بناؤ اسلیے کہ وہ قبرون مین آپس مین زیارت کرتے
ہین کہا گیا ہے صحیح نہین اور کہا لآلی مین بلکہ یہ حسن صحیح ہی اسکے
لیے طرق اور شواہد بہت ہین **حدیث** فاطمہ نے اپنا نفس
موت سے پہلی دہویا اور کفن پہنا پہر علی نے اوسیر ہی اکتفا کیا
صحیح نہین **حدیث** جسنے مسلمان کو غسل دیا اور اوسپر
پردہ کیا اوسکے لیے چالیس مرتبہ بخشش کیجاتی ہے الخ اسر
کی اسناد مین یوسف بن عطیہ ہی کہا گیا ہے یہ کچھ شے نہین ہے
کہا لآلی مین حاکم نے شرط مسلم پر اسکی تصحیح کی ہی اور ذہبی نے
اسکو ثابت رکھا ہی **حدیث** جو شخص اپنے مان باپ کی یا ایک
کی جمعہ کو دن زیارت کرے اوسکیلیے بخشش کی جاتی ہی اسکی اسناد
مین وضاع ہی اور اسکیلیے شاہد ہی اسکی اسناد مین ضعیف ہی اور مروی ہے کہ
جو شخص اپنے باپ یا مان یا پہوپہی یا خالہ یا کسی اور قریبی کی زیارت
کرے اسکیلیے حج مبرورہ کا (ثواب) لکھا جاتا ہے اور اسکا کچھہ اصل نہین ہے
حدیث سب چہار پایونکی مدت جوئن و مچہر اور ٹڈی و گہوڑا
اور خچر اور باقی جانورون کی مدتین تسبیح مین ہے پہر جب انکی تسبیح
پوری ہوجاتی ہے اللہ تعالی انکے روح قبض کرلیتا ہی اور ملک الموت
کی طرف اس سے کوئی شے (سپرد) نہین کی گئی یہ موضوع ہے

كتاب الفضائل وهو ابواب

الاول في فضائل العلم وما ورد فيهما لم يصح
حديث اطلبوا العلم ولو بالصين فان
طلب العلم فريضة على كل مسلم رواه العقيلي
وابن عدي عن انس مرفوعا قال ابن حبان وهو
باطل لا اصل له وفي اسناده ابو عاتكة وهو منكر
الحديث وتعقب بانه قد روى له الترمذي وقد اخرج
هذا الحديث البيهقي في الشعب وابن عبد البر
في كتاب العلم وقال في المختصر هو لابن ماجة
واحمد والبيهقي ولفظه مشهور واسانيده
ضعيفة وقد اورده ابن الجوزي في الموضوعات
حديث من كتب عني علما او حديثا لم
يزل يكتب له الاجر ما بقي ذلك العلم او الحديث
رواه الحاكم عن ابي بكر الصديق رضي الله تعالى
عنه مرفوعا ورواه ابن عدي عن القسم بن محمد
مرفوعا مرسلا بلفظ من كتب عني علما فكتب معه
صلوة علي لم يزل في اجر ما قرئ ذلك الكتاب
او عمل بذلك العلم وفي اسناده ابو داود النخعي
كذاب ورواه بنحوه الطبراني في الاوسط عن ابي
هريرة مرفوعا وفي اسناده اسحق بن وهب العلاف
قيل كذاب وتعقبه في اللآلي فقال ليس بكذاب
ولا ضعيف وفي اسناده ايضا بشر بن عبيد الفارسي
وقد اورده الذهبي في ترجمته وقال الحديث
موضوع وبشر كذبه الازدي وقال في اللسان
ذكره ابن حبان في الثقات **حديث**

کتاب فضائل کی اور اسمین ابواب ہین پہلا فضائل علم مین
اور جو چیز اوسمین وارد ہوئی ہے صحیح نہین ہے **حدیث**
علم کی طلب کرو اگرچہ چین مین ہو اسلیے کہ طلب کرنا علم کا ہر
مسلمان پر فرض ہے اسکو عقیلی اور ابن عدی نے انس سے مرفوعا
روایت کیا ہی کہا ابن حبان نے یہ باطل ہے اسکا کچھہ اصل نہین
اور اسکی اسناد مین ابو عاتکہ ہے اور وہ منکر الحدیث ہے
اور اوسکا اسطرح تعقب کیا گیا ہی کہ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے
اور اس حدیث کو بیہقی نے شعب مین اور ابن عبد البر نے کتاب العلم
مین روایت کیا ہی اور کہا مختصر مین یہ ابن ماجہ اور احمد اور بیہقی مین
ہے اور لفظ اوسکے مشہور ہین اور اسانید اسکی ضعیف ہین اور
ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہے **حدیث**
جو شخص مجھسے علم یا حدیث لکھی جب تک وہ علم یا حدیث باقی
رہتی ہے اسکے لیے اجر لکھا جاتا ہے اسکو حاکم نے ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور ابن عدی نے قاسم بن محمد سے مرفوع مرسل ان الفاظ سے
روایت کی ہے جو شخص مجھسے علم لکھے پھر اوسکے ساتھہ مجھپر درود
لکھے ہمیشہ وہ اجر مین رہتا ہی جبتک وہ کتاب پڑھی جاتی ہو یا اوس
علم کے ساتھہ عمل کیا جائے اسکی اسناد مین ابو داود نخعی کذاب ہے
اور اسکی مثل طبرانی نے اوسط مین ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے
اور اسکی اسناد مین اسحق بن وہب العلاف ہی کہا گیا ہی وہ کذاب
ہے اور لآلی مین اوسکا اسطرح تعقب کیا گیا ہے کہ یہ شخص نہ کذاب ہے
اور نہ ضعیف ہے۔ اور اسکی اسناد مین بھی بشر بن عبید الفارسی
ہے اور ذہبی اوسکو ترجمہ مین لایا ہے اور کہا یہ حدیث موضوع
ہے اور بشر کی ازدی نے تکذیب کی ہے اور کہا لسان
مین ابن حبان نے اسکو ثقات مین ذکر کیا ہے **حدیث**

الا اخبرکم باجود الاجودین قالوا بلی یا رسول
الله قال فان الله اجود الاجودین و انا اجود ولد آدم
و اجودهم من بعدی رجل علم علما فنشر علمه
فیبعث یوم القیمة امة وحده کما یبعث النبی
امة وحده رواه ابن حبان عن انس مرفوعا
وقال منکر باطل **حدیث** اذا کان یوم
القیمة وضعت منابر من ذهب علیها قباب
من فضة مفصصة بالدر والیاقوت و الزمرد
مکللة بالدیباج والسندس و الاستبرق ثم
ینادی منادی الرحمن این من حمل الی امة محمد
صلی الله تعالی علیه و آله وسلم علما یحمله الیهم
یرید به وجه الله اجلسوا علیها ثم ادخلوا
الجنة رواه الدارقطنی عن ابن عمر مرفوعا
وفی اسناده کذاب **حدیث** من طلب العلم
لله لم یصب منه بابا الا ازداد به فی نفسه
ذلا وفی الناس تواضعا ولله خوفا الخ رواه ابن
مردویة عن علی رضی الله تعالی عنه مرفوعا
فی اسناده وضاع **حدیث** یا اخوانی تناصحوا
فی العلم ولا یکتم بعضکم بعضا فان خیانة
الرجل فی علمه اشد من خیانته فی ماله فی اسناده
وضاع **حدیث** لا تطرحوا الدر فی افواه
الکلاب یعنی العلم رواه الخطیب عن انس مرفوعا
وفی لفظ لا تعلقوا الدر فی اعناق الخنازیر قال
ابن حبان فی اسناده یحیی بن عقبة بن ابی
العیزار هو یروی الموضوعات وقال الدارقطنی

کیا مین تمکو سب سے زیادہ سخی کی خبر نہ دون کہا لوگون نے کیون
نہ یا رسول اللہ فرمایا اللہ تعالی سب سے زیادہ سخی ہے اور مین اولاد آدم
سے زیادہ سخی ہون اور میرے بعد زیادہ سخی وہ آدمی ہے جو علم
پڑہے اور اپنے علم کو منتشر کرے پس وہ اکیلا ہے قیامت کے دن
امت (کے برابر) اٹھایا جائیگا جیسا کہ نبی اکیلا امت کے برابر
اٹھایا جائیگا اسکو ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا
منکر باطل ہے **حدیث** جب قیامت کا دن ہوگا سونے سے
منبر رکھی جائینگی اور ان پر قبے چاندی سے جڑاو ساتھ موتی اور یاقوت
اور زمرد کے ہونگے اور جڑاو ساتھ دیباج اور سندس اور استبرق
کے پھر رحمن کا آوازہ کرنیوالا آواز کریگا کہان ہے وہ شخص جو اللہ
تعالی کی رضا کے ارادہ پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف
علم اٹہا کر لاتا تھا اون پر بیٹہو پھر جنت مین داخل ہو جاو۔ اسکو
دارقطنی نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین کذاب ہے **حدیث** جو شخص علم اللہ تعالی کے واسطے
طلب کرے اوس سے کسی باب پر نہین پہونچتا مگر بسبب اسکے
اپنے نفس مین از روی ذلت کے زیادہ ہوتا ہے اور آدمیون مین
از روی تواضع کے اور اللہ کے واسطے از روی خوف کے الخ اسکو مردویہ
نے علی رض سے مرفوعا روایت کیا ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث**
اے میرے بہائیو آپسمین علم کی نصیحت کرو اور چہپاو نہین بعض سے بعض
اسلیے کہ خیانت آدمی کی علم مین زیادہ ہے خیانت اوسکی سے اوسکے
مال مین سے اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث** موتی کتون کے منہ
مین نہ ڈالو یعنی علم اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
ایک لفظ مین ہے موتی خنزیرون کی گردنون مین نہ لٹکاو۔
کہا ابن حبان نے اسکی اسناد مین یحیی بن عقبہ بن ابی العیزار
ہے اور یہ موضوعات روایت کرتا ہے اور کہا دارقطنی نے

ليس بثقة وقد اخرج نحوه ابن ماجة فى سننه
من غير طريق يحيى المذكور بلفظ طلب العلم
فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير
اهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب
ورواه الخليلى من غير طريقه ايضا وكلهم عن
انس مرفوعا ورواه الخطيب عن كعب قال تعلموا
العلم لله وتواضعوا ثم ضعوه فى اهله فانه قال
بعض الانبياء لا تلقوا الدر كم فى افواه الخنازير
يعنى العلم وبالجملة فالحديث ليس بموضوع
ومن جعله فى الموضوعات فقد اخطأ حديث
استودعوا العلم الاحداث رواه الخطيب عن
زيد بن ثابت مرفوعا وهو موضوع حديث
اذا اتى على يوم لا ازداد فيه علما فلا بورك لى فى
طلوع شمس ذلك اليوم رواه الطبرانى فى
الاوسط عن عائشة مرفوعا وفى اسناده وضاع
حديث اربع لا يشبعن من اربع ارض من
مطر وانثى من ذكر وعين من نظر وعالم من
علم رواه ابو نعيم والعقيلى عن ابى هريرة
مرفوعا قيل هو موضوع حديث الماشى
الحافى فى طاعة الله يدخل منزله وليس عليه
خطيئة يطالبه الله بها رواه ابن شاهين
عن ابن عباس مرفوعا باسناد فيه وضاع
ومتروك ورواه الطبرانى عنه باسناد فيه
وضاع ايضا ورواه الحاكم باسناد فيه وضاع
ايضا حديث من تعلم العلم وهو شاب

یہ ثقہ نہین اور اسکی مثل ابن ماجہ نے سنن مین غیر طریق یحیی
مذکور سے ساتھہ ان الفاظ کے روایت کی ہے علم کا طلب کرنا ہر
مسلمان پر فرض ہے اور غیر اہل کے پاس علم کے رکھنے والا
مثل اوسکی ہے جو سور کو جواہرات اور موتی اور سونا پہناتا ہے
اور اسکو خلیلی نے غیر اس طریق سے بھی روایت کیا ہے اور سب
نے انس سے مرفوعا روایت کی ہے اور خطیب نے کعب سے روایت کی
ہے کہا اوس نے اللہ کے واسطے علم طلب کرو اور تواضع کرو پھر اسکو
اسکے اہل مین رکھو اسلیے کہ بعض نبیون نے فرمایا ہے اپنے موتیون کو
خنزیرون کے منہ مین نہ ڈالو یعنے علم کو الغرض یہ حدیث موضوع نہین اور
جسنے اسکو موضوعات مین داخل کیا ہے اوسنے خطا کی ہے حدیث
سپرد کرو علم جوانون کو اسکو خطیب نے زید بن ثابت سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے حدیث جب مجھپر
کوئی دن آئے اور میرا علم اوسمین زیادہ نہ ہو پس اوس دن کے
طلوع آفتاب مین برکت نہ ہو۔ اسکو طبرانی نے اوسط مین
عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی سند مین وضاع ہے
حدیث چار (چیزین) چار (چیزون) سے سیر نہین ہوتین
زمین بارش سے اور عورت مرد سے اور آنکھہ نظر سے اور عالم علم سے
اسکو ابو نعیم اور عقیلی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا
گیا ہے یہ موضوع نہین حدیث اللہ تعالے کی اطاعت مین
ننگے پاؤن چلنے والا اپنی منزل مین ایسی حالت مین داخل
ہوتا ہے کہ اوسپر کوئی گناہ نہین رہتا جو اللہ تعالے اوس سے مطالبہ
کرے اسکو ابن شاہین نے ابن عباس سے مرفوعا ساتھہ ایسی سند کے
جسمین وضاع اور متروک ہے روایت کیا ہے اور طبرانی نے اوس سے ساتھہ
ایسے اسناد کے جسمین بھی وضاع ہے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی ساتھہ
ایسی سند کے جسمین وضاع ہے روایت کیا ہے حدیث جو شخص جوانی کی

کان بمنزلة وسم فی حجر روی عن ابن عباس
من طرق ولا یصح **حدیث** لیس من
اخلاق المؤمن الملق الا فی طلب العلم رواه
ابن عدی عن معاذ مرفوعا وفی اسناده کذاب
یروی الموضوعات عن الثقات وله طرق
حدیث خیر الناس المعلمون کلما خلق
الذکر جددوه اعطوهم ولا تستاجروهم فتحرجوهم
فان المعلم اذا قال للصبی بسم الله الرحمن الرحیم
فقال الصبی بسم الله الرحمن الرحیم کتب الله
براءة للصبی وبراءة لوالدیه وبراءة للمعلم من
النار هو موضوع **حدیث** اللهم اغفر
للمعلمین واطل اعمارهم وبارک لهم فی کسبهم
رواه الخطیب عن ابن عباس وهو موضوع
حدیث شرارکم معلموکم اقلهم رحمة
علی الیتیم واغلظهم علی المسکین رواه ابن
عدی عن ابن عباس مرفوعا وهو موضوع
حدیث اللهم اغفر للمعلمین لا یذهب
القرآن واعز العلماء لا یذهب الدین هو موضوع
حدیث لا تستشیروا الحاکة ولا المعلمین فان
الله تعالی یسلبهم عقولهم ونزع البرکة من کسبهم
هو موضوع **حدیث** حضور مجالس العلم
خیر من حضور الف جنازة یشیعها الخ هو
موضوع **حدیث** من کتب بسم الله الرحمن الرحیم
ولم یعورها تعظیما لله کتب الله له
الف حسنة ومحی عنه الف سیئة ودفع له الف

وہ ایسا ہے جیسا کہ پتھر مین داغ ہے یہ ابن عباس سے کئی طرق
سے مروی ہے اور صحیح نہین **حدیث** مومن کے اخلاق سے
بسر کرنا نہین مگر طلب علم مین اسکو ابن عدی نے معاذ سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین کذاب ہے وہ ثقون سے
موضوعات روایت کرتا ہے اور اسکے لیے اور طرق ہین
حدیث بہتر آدمیون کے معلم ہین جب ذکر پرانا ہوجاتا ہے
اوسکو نیا کرتے ہین اونکو دو اور انسے اجرت طلب کرو پس
اونکو حرج مین ڈالو اسلیے کہ معلم جب لڑکے کو بسم اللہ الرحمن الرحیم
سکہلاتا ہے اور لڑکا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالی لڑکے
کے واسطے برات اور اوسکے مان باپ کے واسطے برات اور معلم
لیے برات آگ سے لکہتا ہے یہ موضوع ہے **حدیث** یا اللہ معلمون
کو بخش اور اونکی عمرین دراز کر اور اونکے واسطے اونکے کسب مین
برکت دے اسکو خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور یہ موضوع
ہے **حدیث** تم مین سے شریر معلم تمہارے ہین یتیم پر کمتر رحمت
اور مسکینون پر بڑائی کیے کرتے ہین اسکو ابن عدی نے ابن عباس
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث**
ای اللہ معلمون کو بخش (تاکہ) قرآن نہ جائے اور عالمون کو
عزت دے (تاکہ) دین نہ جائے - یہ موضوع ہے **حدیث**
جولاہون اور معلمون سے مشورہ نہ کرو اسلیے کہ اللہ تعالی نے انکی
عقلون کو سلب کرلیا ہے اور اونکے کسبون سے برکت چہین لی
ہے یہ موضوع ہے **حدیث** علم کی مجلسون مین حاضر ہونا بہتر
ہے ہزار جنازہ مین حاضر ہوکر اوسکے شایع کرنے سے الخ یہ موضوع ہے
حدیث جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہے اور یک چشم نہ کرے
اوس عین کو جو لفظ اللہ مین ہے اللہ تعالی اوسکو واسطے ہزار نیکی لکہتا ہے
اور ہزار برائی اوس سے دور کرتا ہے اور ہزار درجہ اسکیلیے بلند کرتا ہے

درجة قال ابن حبان المبتدی یعلم ان هذا
موضوع والعباس بن الضحاك البلخی یعنی
المذکور فی اسناده دجال قلت لا اقدم علی
وضع مثل هذا الا من لا عب بالدین فلعن الله
الکذابین حدیث من رفع قرطاسا من
الارض فیه بسم الله الرحمن الرحیم اجلالا لله
ان یداس کتب عند الله من الصدیقین و خفف
عن والدیه وان کانا مشرکین رواه ابن عدی
عن انس مرفوعا وفی اسناده من قیل انه کذاب
وقیل متروک وقد روی من طرق وبالفاظ
علامات الوضع علیها لائحة حدیث
اذا کتبتم کتابا فجودوا بسم الله الرحمن الرحیم
یقض لکم الحوائج وهو موضوع حدیث
انه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم مر بمرداس
المعلم فقال ایاک وخطب الصبیان وخبز الرقاق
وایاک والشرط علی کتاب الله هو موضوع
حدیث اجر المعلمین والمؤذنین والائمة حرام
هو موضوع حدیث ارحموا ثلاثة قوم
ذل وغنی قوم افتقر وعالما یتلاعب به الصبیان
رواه ابن عدی عن ابن عباس مرفوعا والخطیب
عن انس مرفوعا وقال یتلاعب به الجهال مکان
الصبیان ورواه ابن حبان من حدیثه وقال
وعالم بین جهال ورواه الدیلمی وهو موضوع
فی اسانیده کذابون ومجهولون حدیث
من زهد الناس فی العالم فقال صلی الله علیه

کہا ابن حبان نے مبتدی جان لیتا ہے کہ یہ موضوع ہے اور عباس
بن ضحاک البلخی جو اسناد میں مذکور ہے دجال ہے میں
کہتا ہوں نہیں پیش قدمی کرتا ایسی حدیثوں کے بنانے پر
مگر وہ شخص جو دین سے کھیلتا ہے اللہ تعالے کذابوں پر لعنت
کرے حدیث جس نے کاغذ زمین سے جس میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم (لکھی ہے) اللہ تعالے کی بزرگی کے لیے (خوف) اوسکے
روندے جانے سے اٹھایا اللہ تعالے کے نزدیک صدیقوں میں لکھا
جاتا ہے اور اوسکے ماں باپ سے (عذاب) کی تخفیف کی جاتی ہے
اگرچہ مشرک ہوں۔ اسکو ابن عدی نے مرفوعا روایت کیا ہے اور
اسکی اسناد میں وہ شخص ہے جسکے حق میں کہا گیا ہے کہ یہ کذاب
ہے اور کہا گیا ہے متروک ہے اور یہ حدیث کئی طرق اور الفاظ مختلف
سے مروی ہے اور ان پر علامتیں وضع کی ظاہر ہیں حدیث جب تم کوئی
کتاب لکھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم اچھی لکھو تمہاری حاجتیں پوری
ہونگی اور یہ موضوع ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرداس
(نام ایک شخص کا ہے) معلم پر گذرے اور اوسکو فرمایا لڑکوں کی اینڈھن
اور چپاتیوں سے بچ اور کتاب اللہ پر شرط کرنے سے بچ یہ موضوع ہے
حدیث معلموں اور موذنوں اور اماموں کی مزدوری حرام ہے
یہ موضوع ہے حدیث تین شخصوں پر رحمت کرو عزیز قوم کا جو
ذلیل ہو جاوے اور غنی قوم کا جو محتاج ہو جاوے اور عالم جسکے ساتھ
لڑکے کھیلیں اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا اور خطیب نے
انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اوسنے مکان صبیان کے جہال کا
لفظ روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اس سے روایت کیا ہے اور کہا
عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو اور اسکو دیلمی نے (بھی) روایت کیا ہے
اور یہ موضوع ہے اسکی اسناد میں کذاب اور مجہول ہیں حدیث
جہان میں زیادہ مجاہدہ کش آدمیوں سے کون ہیں فرمایا صلی اللہ علیہ

والہ وسلم اهل بيته رواه ابن عدى عن جابر
مرفوعاً وابو نعيم عن ابى الدرداء مرفوعاً ولفظه
ازهد الناس فى العالم اهله قال الديلمى وفى
الباب عن اسامة بن زيد وابى هريرة وفى اسناده
باللفظ الاول لمنذر بن زياد وهو كذاب
حديث لا تجلسوا مع كل عالم الا عالم يدعوكم من
خمس الى خمس من الشك الى اليقين ومن العداوة
الى النصيحة ومن الكبر الى التواضع ومن الرياء الى
الاخلاص ومن الرغبة الى الزهد رواه ابو نعيم
عن جابر مرفوعاً وهو موضوع وقال ابو نعيم
كان شقيق بن ابرهيم يعظ اصحابه فقال هذا
يوهم فيه الرواة وقد ذكر له فى اللآلى طرقاً
حديث اذا حدثتم عنى بحديث فوافق
الحق فخذوا به حدثت به او لم احدث رواه
العقيلى عن ابى هريرة مرفوعاً وقال له اسناد لا يصح
قال فى اللآلى ويشهد له ما اخرجه احمد فى مسنده
حدثنا خلف بن الوليد حدثنا ابن مبارك عن
محمد بن عجلان عن ربيعة عن الاعرج عن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم
لا اعرفن احداً منكم اتاه عنى وهو متكئ على اريكته
يقول اتلوا على به قرآناً ما جاءكم عنى من خير قلته
او لم اقله فانى اقوله وما اتاكم من شر فانى لا اقول
الشر وقال ابن ماجة فى سننه حدثنا على بن المنذر
حدثنا محمد بن الفضيل عن المقبرى عن جده عن
ابى هريرة عن النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم

وسلم نے میرے اہل بیت۔ اسکو ابن عدی نے جابر سے مرفوعاً
اور ابو نعیم نے ابی الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور لفظ
اوسکے یہ ہین جہان مین زیادہ مجاہدہ کش آدمیون سے میرے
اہل ہین کہا دیلمی نے اور اس باب مین اسامہ بن زید اور ابی ہریرہ
سے روایت ہے اور اسکی اسناد مین ساتھ الفاظ اول کے منذر بن زیاد
ہے اور وہ کذاب ہے **حدیث** ہر عالم کی صحبت نکرو مگر اوس عالم کی
جو تمکو پانچ چیزون سے پانچ چیزون کی طرف بلائے شک سے طرف
یقین کی اور عداوت سے طرف نصیحت کی اور تکبر سے طرف تواضع کی
اور ریا سے طرف اخلاص کی اور رغبت سے طرف زہد کی اسکو ابو نعیم نے
شقیق بن ابراہیم اپنے اصحاب کو نصیحت کرتا تھا پس کہا اوسنے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے لیے راوی ہین اور لآلی مین اسکے لیے
طرق مذکور ہین **حدیث** جب تم مجھسے حدیث بیان کیجے
جاؤ پس اگر وہ موافق حق کے ہو جائے تو اوسکو پکڑ لو خواہ
مینے وہ حدیث بیان کی ہو یا نکی ہو اسکو عقیلی نے ابی ہریرہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا اسکے لیے اسناد صحیح
نہین کہا لآلی مین اسکے لیے شاہد ہے جو احمد نے مسند مین روایت کیا ہے
حدیث کی ہمکو خلف بن ولید نے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک
نے محمد بن عجلان سے اوسنے ربیعہ سے اوسنے اعرج سے اوسنے ابی ہریرہ سے
کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مین تمسے کسی کو
اوس حالت مین نپاؤن کہ اوسکو میری طرف سے کچھ پہونچے اور وہ مسند
پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو تو کہے مجھپر قرآن پڑھو جو تمکو میری طرف سے بھلائی
کی (بات) پہونچے خواہ مینے کہی ہو یا نہ وہ مینے ہی کہی ہوگی اور جو تمکو
بری بات پہونچے تو مین شر نہین کہتا اور ابن ماجہ نے سنن مین کہا
حدیث کی ہمکو علی بن المنذر نے کہا اوسنے حدیث کی ہمکو محمد بن فضیل نے
مقبری سے اوسنے انکے دادا سے اوسنے ابی ہریرہ سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

انه قال لا اعرفن ما يحدث احدكم عنى الحديث
وهو متكى على اريكته فيقول اقرأ قرآنا ما قيل من
قول حسن فانا قلته وروى الخطيب عن ابى هريرة
عن النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال اذا
حدثتم عنى حديثا تعرفونه ولا تنكرونه فصدقوا
به واذا حدثتم عنى حديثا تنكرونه فكذبوا
به وغاية ما فى ذلك انه يجوز العمل بما يروى
عن النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم من الكلام
الذى هو خير مع عدم البحث عن صحته واما
جواز روايته عن رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم فلا فقد صح عنه صلى الله تعالى عليه وآله
وسلم انه قال من روى عنى حديثا يظن انه كذب
فهو احد الكاذبين وايضا لا يحل تكليف عباد
الله به وارشادهم اليه ووضعه فى المؤلفات و
استخراج المسائل منه وبالجملة فهذا الحديث
بشواهده لم تسكن اليه نفسى مع انه لم يكن
فى اسناد احمد ولا فى اسناد ابن ماجه من يتهم
بالوضع فالله اعلم وانى اظن انه قد وافق ابن
الجوزى للصواب بذكره فى موضوعاته ومع
هذا فقد اخرج احمد فى مسنده باسناد قيل انه
على شرط الصحيح بلفظ اذا سمعتم الحديث
عنى تعرفه قلوبكم وتلين له اشعاركم وابشاركم
وترون انه قريب فانا اولاكم به واذا سمعتم الحديث
عنى تنكره قلوبكم وتنفر منه اشعاركم وابشاركم
وترون انه منكم بعيد فانا ابعدكم منه ثم هذا

فرمایا آپ نے چاہیئے یہ نہیں کہ تم مین سے کسی کو اسطرح نہ پاؤن کہ اوسکو میری
حدیث پہونچے اور وہ مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو تو کہے قرآن پڑھو جو اچھی
بات کہی گئی ہے مینے اسکو کہا ہے اور خطیب نے ابی ہریرہ سے اونہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا جب تمکو میری حدیث
پہونچے جسکو تم پہچانتے ہو اور اوسکا انکار نہ کرتے ہو تو اوسکی تصدیق
کرو اور جب تم کو مجھسے ایسی حدیث بیان کیجائے جسکو تم نہیں پہچانتے
تو اوسکی تکذیب کرو غائت ما فی الباب یہ ہے کہ جو کلام اچھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی جائے باوجود عدم بحث کے اوسکی صحت
سے اوسکی ساتھ عمل کرنا جائز ہے لیکن اوسکا روایت کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جائز نہیں اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے صحیح ہوچکا ہے کہ جو شخص مجھسے کوئی حدیث روایت کرے
حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ کذب ہے پس ایک وہ جہوٹونکا ہے اور بھی
اللہ تعالی کے بندون کو اوسکی تکلیف دینی اور اونکو اوسکیطرف
ارشاد کرنا اور تالیفون مین اوسکو رکہنا اور اوس سے مسائل
استخراج کرنے حلال نہین الغرض اس حدیث پر میرا نفس معہ اسکے
شواہد کے تسکین نہین پکڑتا باوجودیکہ اسناد احمد اور اسناد ابن ماجہ
مین کوئی ایسا شخص نہین جو متہم بالوضع ہو اللہ اعلم اور مین ظن
کرتا ہون کہ ابن جوزی نے اسکا ذکر موضوعات مین کرنے
مین صواب کو پہونچا ہے باوجودیکہ اسکو احمد نے مسند مین
ساتھہ ایسے اسناد کے جو کہا گیا ہے شرط صحیح پر ہے ان
الفاظ سے روایت کی ہے جب تم مجھہ سے ایسی حدیث سنو جسکو
تمہارے دل پہچانتے ہون اور تمہارے بال اور چمڑے اوسکے واسطے نرم
ہوجاتے ہون اور جانو کہ یہ قریب ہے پس مین اوسکے ساتھہ تمسے زیادہ لائق ہون
(یعنے اسکو مینے ہی کہا ہوگا) اور جب تم مجھسے ایسی حدیث سنو جس سے تمہارے
دل انکار کرین اور تمہارے بال اور چمڑے اوس سے نفرت کرین اور جانو کہ

وان کان یشهد لذلک الحدیث لکنی اقول
انه انکره قلبی و شعری و بشری و ظننت انه
بعید من رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله
سلم و قال ابن حجر فی الحدیث الاول انه جاء
من طرق لا یخلو من مقال ولا یصح تایید
ما سبق بمثل ما رواه الدارقطنی عن ابن عمر
مرفوعا بلفظ من بلغه عن الله فضل شیٔ من
الاعمال یعطیه علیها ثوابا فعمل ذلک العمل رجاء
ذلک الثواب اعطاه الله ذلک الثواب وان
لم یکن ما بلغه حقا لان فی اسناده اسمعیل
بن یحیی وهو کذاب و کذلک ما رواه الحسن بن
عرفة عن جابر مرفوعا بنحو الذی قبله لان فی
اسناده کذابا و کذلک ما رواه ابن حبان عن
انس مرفوعا بلفظ من بلغه عن الله او عن النبی
صلی الله علیه و آله و سلم فضیلة کان منی ولم یکن
فعمل بها رجاء ثوابها اعطاه الله ثوابها لان
فی اسناده متروک وقد روی معنی ذلک البغوی
من حدیثه و رواه ابن عبد البر فی کتاب العلم
عنه ایضا بلفظ من ادی الفریضة و علم الناس
الخیر کان فضله علی العابد المجاهد کفضلی
علی ادناکم رجلا ومن بلغه عن الله فضل
فاخذ بذلک الفضل الذی بلغه اعطاه الله تعالی
ما بلغه وان کان الذی حدثه کاذبا قال ابن عبد البر
اسناد هذا الحدیث ضعیف لان ابا معمر عباد بن
عبد الله انفرد به وهو متروک واهل العلم

حدیث اگرچہ اس حدیث کے لیے شاہد ہے لیکن مین کہتا ہون
کہ اس حدیث کے لیے چمڑا انکار کرتا ہے اور مین ظن کرتا ہون کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعید ہے اور کہا ابن حجر نے پہلی
حدیث کئی طرق سے آئی ہے لیکن گفتگو سے خالی نہین اور
اور اس حدیث کی تایید جو پیچھے گذر چکی ایسی حدیث سے نہین ہو
سکتی جسکو دارقطنی نے ابن عمر سے ساتھہ ان الفاظ کے روایت
کیا ہے جسکو اللہ تعالی سے کسی اعمال کی فضیلت مین کوئی حدیث
پہونچے کہ اسمین اسکو وہ ثواب دیگا پھر اوسنے وہ عمل ثواب کی امید
پر کیا اللہ تعالی اوسکو وہی ثواب دیتا ہے اگرچہ جو اوسکو پہونچا
ہے حق نہو اسلیے کہ اسکی اسناد مین اسمعیل بن یحیے ہے اور وہ
کذاب ہے اور اسیطرح یہ حدیث جو حسن بن عرفہ نے جابر سے مرفوعا
پہلی حدیث کی مثل روایت کی ہے (اسکی تایید نہین کرتی) اسلیے
کہ اسکی اسناد مین کذاب ہے اور ایسا ہی جو ابن حبان نے انس سے
ساتھہ ان الفاظ کے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے یا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کوئی فضیلت پہونچے خواہ وہ مجھہ سے ہو یا نہو اور وہ ثواب کی
امید پر اوسکو اوپر عمل کرے اللہ تعالی اوسکو وہی ثواب دیتا ہے اسلیے
کہ اسکی اسناد مین متروک ہے اور معنے اسکے بغوی نے اس سے روایت کیے ہین
اور ابن عبد البر نے بھی کتاب العلم اوس سے ساتھہ ان الفاظ کے
روایت کیا ہے جو شخص فرض ادا کرے اور لوگون کو خیر سکھلائے
اوسکی فضیلت عابد مجاہد پر اسقدر ہے جسقدر میری فضیلت ایسے
تمہارے ادنی مرد پر اور جسکو اللہ تعالی سے فضل پہونچا پھر اوسنے اوس
فضل کو پکڑا اللہ تعالی اوسکو دیتا ہے (ثواب اسکا) جو اوسکو پہونچا ہے
اگرچہ جسنے اوسکو پاس بیان کیا ہے کاذب ہو کہا ابن عبد البر نے
اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے اسلیے کہ ابا معمر عباد بن عبد اللہ ساتھہ
اسکے متفرد ہوا ہے اور وہ متروک ہے اور بہ تسلیم اہل علم ؎

بجماعتہم یتساهلون فی الفضائل فیرو ونہا
عن کل وانما یتشددون فی احادیث الاحکام
الشرعیة متساویة الاقدام لافرق بینہا فلا
یحل اضاعة شئ منہا الابما یقوم به الحجة والا
کان من التقول علی الله بما لم یقل وفیه من
العقوبة ما هو معروف والقلب یشهد بموضع
ما ورد فی هذا المعنی وبطلانه والله اعلم
حدیث من علم عبدا اٰیة من کتاب الله
فهو له عبد قال ابن تیمیة هو موضوع وقد
رواه الطبرانی **حدیث** الانبیاء قادة و
الفقهاء سادة ومجالستہم زیادة قال الصغانی
موضوع **حدیث** العلم علمان علم الابدان
وعلم الادیان قال الصغانی موضوع **حدیث**
انه سال سائل النبی صلی الله علیه واله وسلم
عن علم الباطن ما هو فقال سالت جبریل عنه
فقال هو سر بینی وبین احبائی واولیائی و
اصفیائی اودعه فی قلوبہم لا یطلع علیه احد لا ملك
مقرب ولا نبی مرسل ذکره فی الذیل عن حذیفة
مرفوعا قال ابن حجر هو موضوع **حدیث**
من خرج فی طلب العلم حفته الملائکة باجنحتہا
وصلت علیه الطیر فی السماء والحیتان فی
البحار ونزل فی السماء منازل سبعین من الشهداء
فی اسناده کذاب **حدیث** من تعلم بابا
من العلم لیعلمه الناس ابتغاء رحمة الله اعطاه
اجر سبعین نبیا فی اسناده متروك **حدیث**

فضائل میں سستی کرتے ہیں اور سب کے روایت کر دیتے ہیں اور
احادیث احکام میں شدت کرتے ہیں اور میں کہتا ہوں حالانکہ
سب احکام شرعیہ مساوی الاقدام ہیں اونمیں کچھ فرق نہیں
ہے پس اونمیں سے کسی شئے کا ضائع کرنا حلال نہیں مگر اوس شئے کو جسکے
ساتھ حجت قائم ہو جائے ورنہ اللہ تعالیٰ پر وہ کہنا پڑیگا جو اوسنے نہیں
کہا اور اوسمیں جو عذاب ہے معروف ہے اور جو حدیث اوس معنے میں
وارد ہوئی ہے اوسکی موضوع اور باطل ہونے پر دل شہادت دیتا ہے
واللہ اعلم **حدیث** جو شخص کسی آدمی کو ایک آیت کتاب اللہ سے
سکھلائے پس وہ اوسکی غلام ہے کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور اسکو
طبرانی نے روایت کیا ہے **حدیث** انبیا کھینچنے والے ہیں اور فقہا
سردار ہیں اور مجلسیں اونکی زیادہ ہیں کہا صغانی نے موضوع ہے
حدیث علم دو ہیں علم بدن کا اور علم دین کا کہا صغانی
نے موضوع ہے **حدیث** ایک سائل نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے علم باطن کا حال پوچھا وہ کیا چیز ہے فرمایا
مینے جبرائیل ؑ سے اوسکی بابت پوچھا تھا کہا اوسنے یہ بھید ہے
درمیان میرے اور درمیان میرے دوستون اور اولیاؤن اور
برگزیدہ لوگون کے انکے دلمیں مینے امانت رکھا ہے اوس پر کوئی واقف
نہیں پاتا نہ کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل یہ ذیل میں
حذیفہ سے مرفوعًا مذکور ہے کہا ابن حجر نے یہ موضوع ہے **حدیث**
جو شخص طلب علم میں نکلے اوسکو فرشتے ساتھ پرون کے ڈھانپ
لیتے ہیں اور اوسپر جانور آسمان میں اور مچھلیان دریا میں رحمت
بھیجتی ہیں اور آسمان میں مکان ستر شہیدون کے اترتا ہے اسکی
اسناد میں کذاب ہے **حدیث** جسنے ایک باب علم کا اسلیے سیکھا
کہ لوگون کو اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنیکے لیے سکھلاوے اوسکو
اللہ تعالیٰ ستر نبیون کا اجر دیتا ہے اسکی اسناد میں متروک ہے **حدیث**

ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء في الجنة
الخ قال في الميزان موضوع **حديث** طلب
العلم ساعة خير من قيام ليلة وطلب العلم
يوما خير من صيام ثلثة اشهر في اسناده كذاب
حديث اذا جلس المتعلم بين يدي
العالم فتح الله عليه سبعين بابا من الرحمة الخ
هو موضوع **حديث** ما استرذل الله عبدا
الا حضر عليه العلم والادب قال في الميزان هو
باطل **حديث** من زار العلماء فقد
زارني ومن صافح العلماء فكانما صافحني ومن
جالس العلماء فكانما جالسني ومن جالسني في
الدنيا اجلس الي يوم القيمة في اسناده كذاب
حديث يا علي اتخذ لك نعلين من حديد
وافنهما في طلب العلم قال ابن تيمية موضوع
حديث ما عبد الله بشئ افضل من فقه
في دين ولفقيه واحد اشد على الشيطان من
الف عابد ولكل شئ عماد وعماد هذا الدين الفقه
قال في المختصر ضعيف وفي المقاصد لفقيه واحد
اشد على الشيطان من الف عابد اسانيده ضعيفة
لكنه يتقوى بعضها ببعض **حديث**
حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف عابد الخ
ذكره ابن الجوزي في الموضوعات **حديث**
من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم رواه
ابو نعيم فهو ضعيف **حديث** العالم اذا
اراد بعلمه وجه الله هابه كل شئ قال

اہل جنت کو جنت مین بھی عالمون کے محتاج ہونگے الخ کہا میزان
مین موضوع ہے **حدیث** علم کا طلب کرنا ایک ساعت رات
کے کہڑا ہونے سے بہتر ہے اور ایک دن علم کا طلب کرنا تین مہینون
کے روزون سے بہتر ہے اسکی اسناد مین کذاب ہے **حدیث**
جب طالب علم معلم کے روبرو بیٹھتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر دروازے
رحمت کے کہولدیتا ہے الخ یہ موضوع ہے **حدیث**
نہین رذیل بناتا اللہ تعالے کسی بندے کو مگر اوسپر علم اور
ادب حاضر ہوتا ہے۔ کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث**
جسنے عالمون کی زیارت کی اوسنے میری زیارت کی اور جسنے
عالمون سے مصافحہ کیا گویا اوسنے میرے ساتھہ مصافحہ کیا اور جو
شخص عالمون کے پاس بیٹھا گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جو شخص
میرے پاس دنیا مین بیٹھا قیامت کے دن میرے پاس بیٹھیگا اسکی
اسناد مین کذاب ہے **حدیث** اے علی لوہے کی جوتیان بنا اور انکو
علم کی طلب مین فنا کر کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے **حدیث**
اللہ تعالے کے نزدیک کوئی شئے افضل دین کی سمجھہ سے نہین ہے
اور ایک فقیہ زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور ہر
شئے کیلیے ستون ہے اور ستون دین کا فقہ ہے۔ کہا مختصر مین
ضعیف ہے اور مقاصد مین ہے البتہ ایک فقیہ زیادہ سخت
ہے شیطان پر ہزار عابد سے اسانید اسکی ضعیفہ ہین لیکن
بعض بعض سے قوت پکڑتی ہین **حدیث** عالم کی مجلس
مین حاضر ہونا ہزار عابد کی نماز سے افضل ہے الخ اسکو ابن
جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے **حدیث** جو
شخص جو چیز جانتا ہے چاہیے اسکے ساتھہ عمل کرے اللہ تعالے
اوسکو علم اوس چیز کا کہ نہین جانتا وارث کریگا اسکو ابو نعیم نے
روایت کیا ہے اور ضعیف ہے **حدیث** عالم جب اپنے علم سے اللہ تعالی کی رضا

في المختصر معضل ولابي الشيخ بلفظ من خاف الله
خاف منه كل شئ ومن لم يخف الله خوفه
الله من كل شئ وهو منكر **حديث**
من اراد ان يوتيه الله علما بغير تعلم وهدى
بغير هداية فليزهد في الدنيا قال في المختصر
لم يوجد **حديث** الشيخ في قومه كالنبي
في امته جزم ابن حجر وغيره بانه موضوع
حديث علماء امتي كانبياء بني اسرائيل
قال ابن حجر والزركشي لا اصل له وروي بسند ضعيف
اقرب الناس من درجة النبوة اهل العلم و
الجهاد **حديث** الصلوة خلف العالم
باربعة الاف واربعمائة واربعين صلوة وهو
باطل **حديث** ان لم يكن العلماء اولياء
فليس لله ولي قال في المقاصد لا اعرفه حديثا
وروي بلفظ ان لم يكن الفقهاء اولياء الله في
الاخرة فما لله ولي **حديث** اذا مات
العالم ثلم في الاسلام ثلمة لا يسدها شئ
الى يوم القيمة روي من قول علي **حديث**
كل عام ترذلون روي من كلام الحسن البصري
ومعناه في البخاري بلفظ لا ياتي على الناس
زمان الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم
وروي ذلك من قول ابن مسعود **حديث**
النظر الى وجه العالم عبادة رواه الديلمي بلا
سند عن انس مرفوعا **حديث** مداد
العلماء افضل من دم الشهداء قال في المقاصد

مختصر مین معضل ہی اور ابی الشیخ مین ان الفاظ سے ہے جو
شخص اللہ تعالی سے خوف کرے اوس سے ہر شے خوف کرتی ہے اور جو شخص
اللہ تعالی سے خوف نہ کرے اوسکو اللہ تعالی ہر شے سے خوف دلاتا ہے
اور یہ منکر ہے **حدیث** جو شخص ارادہ کرے کہ بغیر پڑھنے کے علم اور بغیر
ہدایت کے ہدایت سیکھے تو چاہیے کہ دنیا مین زہد حاصل کرے کہا
مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث** شیخ اپنی قوم مین مثل نبی
کی ہے اپنی امت مین ابن حجر وغیرہ نے جزم کیا ہے کہ یہ موضوع
ہے **حدیث** میری امت کے عالم مثل انبیا بنی اسرائیل کی ہین
کہا ابن حجر اور زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین اور سند ضعیف سے
مروی ہے نبوۃ کے درجہ کے قریب وہ لوگ ہین جو علم والے اور جہاد کرنے
والے ہین **حدیث** عالم کے پیچھے نماز پڑھنی چار ہزار چار سو
چالیس نماز کے برابر ہوتی ہے - یہ باطل ہے **حدیث**
اگر عالم اولیا نہ ہون پھر پھر اولی کوئی نہین کہا مقاصد
مین مین اسکو حدیث نہین جانتا - اور ان الفاظ سے
مروی ہے اگر فقہا آخرت مین اللہ تعالی کے دوست نہین ہین
پھر اللہ تعالی کا کوئی دوست نہین ہے **حدیث** جب عالم مرتا ہے
اسلام مین ایسی شکستگی ہوتی ہے جو اوسکو کوئی شے
قیامت تک نہین باندھتی یہ قول علی سے مروی ہے **حدیث**
ہر سال تم ذلیل ہوتے جاتے ہو قول حسن بصری سے مروی ہے
اور معنے اسکے بخاری مین ان الفاظ سے مروی ہین نہ آئیگا لوگون
پر کوئی زمانہ مگر پیچھے کا پہلے سے زیادہ برا ہوگا تاکہ تم اپنے
رب کی ملاقات کروگے اور یہ قول ابن مسعود سے مروی ہے **حدیث**
عالم کے مُنہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اسکو دیلمی نے بلا سند
انس سے مرفوعا روایت کیا ہے **حدیث** عالمون کی
سیاہی شہیدون کے خون سے افضل ہے کہا مقاصد مین

هو من قول الحسن البصري ورواه ابن عبد البر
عن ابي الدرداء مرفوعا بلفظ يوزن يوم القيمة
مداد العلماء ودم الشهداء وروى الخطيب عن
ابن عمر وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح
عليهم وفي اسناده متهم بالوضع وروى نقطة
من دواة عالم احب الى الله من عرق مائة ثوب
شهيد قال في الذيل موضوع **حديث**
صرير الاقلام عند الاحاديث بعدل عند الله
التكبير الخ قال في الميزان هذا باطل **حديث**
اشد الناس عذابا عالم لم ينفعه الله بعلمه
رواه الطبراني والبيهقي قال في المختصر ضعيف
حديث من ازداد علما ولم يزدد هدى لم
يزدد من الله الا بعدا قال في المختصر ضعيف **حديث**
من فتنة العالم ان يكون الكلام احب اليه من الاستماع
هو موضوع **حديث** هلاك امتي عالم فاجر
وعابد جاهل وشرار الشرار شرار العلماء وخير
الخيار خيار العلماء لم يوجد **حديث**
اكثر منافقي هذه الامة قراؤها رواه احمد والطبراني
حديث شرار العلماء الذين يأتون الامراء
وخيار الامراء الذين يأتون العلماء رواه ابن ماجة
شطره الاول باسناد ضعيف ورفعه بلفظ العلماء
امناء الرسل على عباد الله ما لم يخالطوا السلطان
فاذا فعلوا ذلك فقد خانوا الرسل فاحذروهم
واعتزلوهم قيل هو موضوع وفي اسناده مجهول
ومتروك وتعقب ذلك فقد ورد في هذا المعنى اشياء

یہ حسن بصری کے قول سے ہے اور اسکو ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے
مرفوعاً ان الفاظ سے روایت کیا ہے قیامت کے دن عالموں کی
سیاہی اور شہیدوں کا خون وزن کیا جائیگا اور خطیب نے ابن
عمر سے روایت کی ہے کہ سیاہی شہیدوں کے خون سے وزن کی
جائیگی پس وہ اونپر ترجیح پائیگی اسکی اسناد مین (ایک شخص)
متہم بالوضع ہے اور مروی ہے عالم کی دوات کا ایک نقطہ سو شہیدوں کے
کپڑون کے پسینے سے اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے کہا ذیل مین موضوع ہے
حدیث قلمونکا آواز وقت لکھنے احادیث کے اللہ تعالی کے نزدیک تکبیر
کے برابر ہے الخ کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث** زیادہ تر آدمیون
مین عذاب کے لائق وہ عالم ہے جسکو اللہ اوسکے علم سے نفع نہ دے اسکو
طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث**
جو شخص علم طلب کرے اور ہدایت مین زیادہ نہ ہو وہ اللہ تعالے سے نہین
زیادہ ہوتا مگر بعد مین کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث** عالم کے
فتنہ سے ہے یہ بات کہ اوسکو کلام کرنی سننے سے زیادہ پسند ہو یہ موضوع ہے **حدیث**
میری امت کا ہلاک کرنیوالا عالم فاجر اور عابد جاہل ہے اور شرارتون سے زیادہ
شرارت عالمون کی شرارت ہے اور نیکیون سے زیادہ نیکی عالمونکی نیکی
ہے نہین پائی گئی **حدیث** اس امت مین اکثر منافق قاری
لوگ ہین اسکو طبرانی اور احمد نے روایت کیا ہے **حدیث** عالمون
سے شریر تر وہ لوگ ہین جو امیرونکے پاس آتے ہین اور امیرون سے اچھے
لوگ وہ ہین جو عالمون کے پاس آتے ہین ابن ماجہ سے پہلی جزو سند
ضعیف سے مروی ہے اور ایک لفظ سے مروی ہے رسولون کے امین اللہ تعالی
کے بندونپر عالم ہین جبتک بادشاہون سے مخالطت نہ کرین پھر جب
انہون نے یہ کام کر لیا تو انہون نے رسولونکی خیانت کی پہر اونسے
ڈرو اور اونسے کنارہ کرو کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین مجہول
اور متروک ہے اور اسکا تعقب کیا گیا ہے اور اس معنے مین کئی چیزین وارد ہوئی ہین

لاتصح **حديث** لايجوز شهادة العلماء
بعضهم على بعض اسناده لايصح وله الفاظ لا
يصح منها شئ **حديث** ان الله يكره الحبر
السمين رواه البيهقي وروى نحوه من قول الشافعي
حديث يكون في اخر الزمان عباد جهال
وعلماء فساق رواه الحاكم باسناد ضعيف
حديث يكون في اخر الزمان علماء
يرغبون الناس في الاخرة ولا يرغبون ويزهدون
الناس في الدنيا ولا يزهدون وينبسطون عند
الكبراء وينقبضون عند الفقراء وينهون عن
غشيان الامراء ولا ينتهون اولئك الجبارون
عند الرحمن في اسناده نوح بن ابي مريم احد
المشهورين بالكذب **حديث** اشد
الناس حسرة يوم القيمة امكنه طلب العلم في
الدنيا فلم يطلبه ورجل علم علما فانتفع به
من سمعه منه دونه قال ابن عساكر منكر
حديث من نصح جاهلا عاداه ليس في
المرفوع وقد جاء من كلام بعض السلف
حديث من عبد الله بجهل كان ما يفسد
اكثر مما يصلح لم يوجد مرفوعا وقد روي من
كلام بعض السلف **حديث** المتعبد
بغير فقه كالحمار في الطاحونة ما اتخذ الله من
ولي جاهل ولو اتخذه لعلمه قال ابن حجر ليس
بثابت **حديث** من حفظ على امتي
اربعين حديثا لقي الله يوم القيمة فقيها

صحیح نہیں ہین **حدیث** عالمون کی شہادت بعض کی
بعض پر جائز نہین ہی اسناد اسکی صحیح نہین اسکو واسطے کئی الفاظ
ہین صحیح اونسے کوئی نہین ہے **حدیث** اللہ تعالے موٹے عالم کو
مکروہ جانتا ہے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اور اسکی مثل قول شافعی
کا مروی ہے **حدیث** آخر زمانہ مین آدمی جاہل اور عالم فاسق
ہونگے اسکو حاکم نے اسناد ضعیف سے روایت کیا ہے **حدیث**
آخر زمانہ مین ایسے عالم ہونگے جو لوگون کو آخرت کی رغبت
دلائینگے اور خود رغبت نہ کرینگے اور آدمیون کو دنیا مین زہد
سکھلائینگے اور خود زہد نہ کرینگے اور متکبرون کے پاس فراخ
ہونگے (یعنے کشادہ چہرہ ہونگے) اور فقیرون کے پاس منقبض ہونگے
(یعنے پہلی کا برعکس) اور امیرونکے پاس آنے سے منع کرینگے اور خود
باز نہ رہینگے رحمن کے نزدیک وہی سرکش ہین اسکی اسناد مین
نوح بن ابی مریم ہے جو کذب کے ساتھہ مشہور ہے **حدیث** قیامت
کے دن زیادہ حسرت والا آدمیون سے وہ ہے جسکو دنیا مین علم کے طلب کرنے
کی مہلت ملی پھر اوسنے طلب نہ کیا اور وہ آدمی ہے جسنے تعلیم کی
پس سوا اسکے جس نے اس سے سنا اوسنے نفع پکڑا (یعنے شاگردون نے
نفع حاصل کیا اور خود محروم رہا) کہا ابن عساکر نے منکر ہی **حدیث**
جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اسکو دشمن پکڑتا ہے مرفوع نہیں اور
بعض سلف کی کلام ہے **حدیث** جو شخص اللہ تعالی کی عبادت جہالت
سے کرے اوسکا فساد اسکی اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے یہ مرفوع نہیں پائی
گئی اور بعض سلف کی کلام ہے **حدیث** سوائے سمجھہ کے عبادت
کرنے والا چکی کے گدہے کی طرح ہے اللہ تعالے جاہل کو اپنا دوست نہیں
بناتا اگر اسکو دوست بنائے تو اوسکو علم سکھا دیتا ہے کہا ابن حجر نے
یہ ثابت نہیں ہے **حدیث** جو شخص میری امت پر چالیس
حدیثین یاد کرے قیامت کے دن اللہ تعالے سے عالم فقیہ ہو کر ملے گا

عالماس راه ابن عبد البر وضعفه وقال فی
الذیل هو من اباطیل اسحق الملطی وقال فی
المقاصد طرقه فی جزء لیس فیها طریق تسلم
من علة قادحة وقال البیهقی هو متن مشهور
ولیس له اسناد صحیح **حدیث** اذا روی
عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب الله فاذا
وافقه فاقبلوه وان خالفه فردوه قال الخطابی
وضعته الزنادقة ویدفعه اوتیت الکتاب و
مثله معه وکذا قال الصغانی قلت وقد سبقهما
الی نسبة وضعه الی الزنادقة ابن معین کما
حکاه عنه الذهبی علی ان فی هذا الحدیث
الموضوع نفسه مایدل علی رده لانا اذا عرضناه
علی کتاب الله خالفه ففی کتاب الله عز وجل
ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا
ونحو هذا من الآیات **حدیث** اذا فرغ
احدکم فلا یکتب علیه بلغ فان بلغ اسم الشیطان
رواه ابن حبان عن ابی هریرة مرفوعا وهو موضوع
حدیث انه صلی الله تعالی علیه و آله وسلم
قال لکاتب بین یدیه ضع القلم علی اذنک فانه
اذکر للمملی لا یصح وقد رواه ابن عساکر عن انس
مرفوعا والدیلمی عنه ایضا ولا یصح ذلک **حدیث**
اذا کان یوم القیمة جاء اصحاب الحدیث بایدیهم
المحابر فیامر الله جبرئیل ان یاتیهم ویسألهم
وهو اعلم بهم فیقول من انتم فیقولون نحن
اصحاب الحدیث فیقول الله تعالی ادخلوا الجنة

اسکو ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور ضعیف کہا ہے اور کہا
ذیل میں یہ اسحق ملطی کے اباطیل سے ہے اور کہا مقاصد میں طرق
اسکے ایک جزو میں ہیں کوئی اونسے ایسا طریقہ نہیں جو سخت
علت سے خالی ہو اور کہا بیہقی نے یہ متن مشہور رہا ہے اور اسناد اسکی
صحیح نہیں ہے۔ **حدیث** جب مجھسے کوئی حدیث بیان کیجائے
تو اوسکو کتاب اللہ کی پیش کرلو اگر اوسکے موافق ہوجاوے تو قبول
کرو اگر مخالف ہو تو اوسکو رد کر دو۔ کہا خطابی نے اسکو زندیقوں
نے بنایا ہے اور یہ حدیث اسکو رد کرتی ہے میں کتاب اور اسکی مثل اسکے
ساتھ دیا گیا ہوں اور ایسا ہی صغانی نے کہا ہے میں کہتا ہوں
ابن معین اسکو زندیقوں کیطرف نسبت کرنے میں ان دونوں سے
سبقت لیگیا ہے جیسا کہ اوس سے ذہبی نے حکایت کی ہے علاوہ یہ کہ اس
حدیث موضوع کے مردود ہونے پر خود نفس اوسکا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ جب ہمنے
اسکو کتاب اللہ کے موافق کیا تو اوسکے مخالف ہوگی اور کتاب اللہ میں ہے
جو تمکو رسول دے اوسکو لیلو اور جس سے منع کرے اوس سے ہٹ رہو اور
مثل اوسکی اور آیات ہیں **حدیث** جب کوئی تمسے فارغ ہو تو
اوسپر بلغ نہ لکھے اسلیے کہ بلغ نام شیطان کا ہے اسکو ابن حبان
نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کاتب کو جو آپکے روبرو بیٹھا
تہا فرمایا قلم اپنے کان پر رکہہ اسلیے کہ یہ لکھنے والے کو یاد دلاتی ہے
صحیح نہیں اور اسکو ابن عساکر نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
دیلمی نے بھی اوس سے روایت کی ہے اور صحیح نہیں **حدیث**
جب قیامت کا دن ہوگا اصحاب الحدیث ہاتھوں میں دوتین
لیکر آئینگے پس اللہ تعالی جبرائیل علیہ السلام کو کہیگا کہ اونکے پاس
جاوے اور سوال کرے حالانکہ خود (انکا حال) بہتر جانتا ہے وہ کہیگا تم
کون ہو کہینگے ہم اصحاب الحدیث ہیں پہر اللہ تعالی فرمائیگا جنت میں داخل

على ما كان منكم طال ما كنتم تصلون على
نبيي في دار الدنيا قال الخطيب موضوع والمتهم فيه
على الرقي يعني محمد بن يوسف بن يعقوب
الرقي قال في الميزان وضع هذا الحديث حديث
ياتي على امتي زمان يحسد الفقهاء بعضهم بعضا
ويغاير بعضهم على بعض كتغاير التيوس في اسناده
متهم بالوضع حديث يقول الله عز وجل
يوم القيمة يا معشر العلماء اني لم اضع علمي فيكم
الا لمعرفتي بكم قوموا فاني قد غفرت لكم
رواه ابن عدي عن واثلة بن الاسقع مرفوعا وقال
هذا منكر لم يتابع عثمان بن عبد الرحمن القرشي
عليه الثقات وله اسناد اخر عند ابن عدي عن
ابي موسى الاشعري مرفوعا وقال في اسناده
طلحة بن يزيد متروك وهذا الحديث بهذا
الاسناد باطل وقد روى الطبراني معناه عن ثعلبة
بن الحكم مرفوعا بلفظ اني لم اجعل علمي وحلمي
فيكم الا وانا اريد ان اغفر لكم على ما كان فيكم ولا
ابالي قال في اللآلي رجاله موثقون وله طرق
اخرى حديث الزبانية اسرع الى فسقة
حملة القرآن منهم الى عبدة الاوثان هو موضوع
وقال ابن حبان هو باطل وفي اسناده من يتهم
بالوضع وقد ذكر له في اللآلي طرقا لا يصح منها
شئ حديث ان العالم الرحيم يجيء يوم
القيمة وان نوره قد اضاء يمشي فيه بين
المشرق والمغرب كما يضئ الكوكب الدري

جسطرح تمسے کوئی ہوا یعنے خواہ کیسے تم مین سے کسی کے عمل ہون)
تم دنیا مین ہمیشہ میرے نبی پر درود بھیجتے رہے کہا خطیب نے موضوع ہے
اور بوجہ اسکا محمد بن یوسف بن یعقوب الرقی پر ہے کہا میزان میں
اسی نے اس حدیث کو بنایا ہے حدیث میری امت پر ایک
زمانہ ایسا آئیگا کہ فقیہ ایک دوسرے کا حسد کرینگے اور غیرت
کریگا بعض اونکا بعض پر مثل غیرت نرو نکی اسکی اسناد میں
متہم بالوضع ہے حدیث اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائیگا
اے گروہ عالمون کے مینے علم تمکو اپنی معرفت کے لیے دیا تھا کھڑے ہو
مینے تمکو بخشدیا اسکو ابن عدی نے واثلہ بن اسقع سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور کہا یہ منکر ہے عثمان بن عبد الرحمان القرشی اسپر ثقون
کا تابع نہیں ہوا اور اسکے لیے ابن عدی مین ابو موسے اشعری سے
ایک اور اسناد ہے اور کہا اسکی اسناد مین طلحہ بن یزید
متروک ہے اور یہ حدیث اس اسناد سے باطل ہے اور طبرانی
نے اسکے معنے ثعلبہ بن الحکم سے مرفوعا بساتھہ ان لفظون
کے روایت کیے ہین مینے اپنا علم اور حلم تمکو اسلیے دیا ہے
کہ مین تمہارے بخشنے کا ارادہ کرتا ہون جیسا تمسے کوئی ہو
یعنے (خواہ کیسے کسی کے عمل ہون) اور مین پرواہ نہین کرتا
کہا لآلی مین راوی اسکے ثقہ ہین اور اسکے اور طرق بھی ہین
حدیث زبانیہ جلدی کرنیوالی ہین قرآن کے اوٹھانیوالے فاسقون
کی طرف انسے بتون کی عبادت کیطرف یہ موضوع ہے اور کہا ابن
حبان نے یہ باطل ہے اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو متہم بالوضع ہے
اور لآلی مین اسکے بہت طرق ہین صحیح انمیسے کوئی نہین حدیث
قیامت کے دن عالم رحیم اوس حالت مین آئیگا کہ نور اسکا
مشرق اور مغرب مین روشن ہوگا جیسا کہ ستارہ چمکنے والا
روشن ہوتا ہے - اور وہ اوس مین چلتا ہوگا

رواه ابونعيم والخطيب قال في الميزان هذا
خبر باطل **حديث** لان يمتلي جوف
احدكم قيحا خير له من ان يمتلي شعرا هجيت به
رواه العقيلي عن جابر مرفوعا هو موضوع وفي
اسناده نضر بن محرز لا يتابع عليه ولا يجوز الاحتجاج
به وقال العقيلي بعد ذكره انما يعرف هذا
الحديث بالكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس **حديث**
من قرض نبت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له
صلوة تلك الليلة قيل هو موضوع وقد تفرد
به عاصم بن مخلد وهو مجهول وقال في اللآلي
هو في مسند احمد من هذه الطريق وقال ابن حجر
في القول المسدد ليس في شي مما ذكره ابو الفرج
ابن الجوزي ما يقتضي الوضع وعاصم ليس مجهولا
بل ذكره ابن حبان في الثقات ولم ينفرد به وذكر
الحافظ الهيثمي ما معناه ان رجال اسناده قد
وثقوا **حديث** من اراد بر والديه فليعط
الشعراء قال ابن حبان باطل **باب** فضائل
القرآن **حديث** من قرأ فاتحة الكتاب
اعطي من الاجر كذا فذكر فضل سورة سورة
الى اخر القرآن رواه العقيلي عن ابي بن كعب مرفوعا
قال ابن المبارك اظن الزنادقة وضعته و
الآفة من بزيغ بن داود وروي باسناد آخر
موضوع ايضا والآفة من مخلد بن عبد الواحد
ولهذا الحديث طرق كلها باطلة موضوعة
وذكره الخليل في الارشاد عن ابن عباس مرفوعا

باب فضائل القرآن

اسکو خطیب اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور کہا میزان مین
یہ خبر باطل ہے **حدیث** تم مین سے کسی کا پیٹ پیپ سے بہرنا
بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ اوسنے ہجو کے شعرون سے پر کیا ہے اسکو
عقیلی نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور
اسکی اسناد مین نضر بن محرز ہے اسکا متابع کوئی نہین اور اسکو ساتھ
حجت پکڑنی جائز نہین ہے اور کہا عقیلی نے بعد ذکر اسکے کہ یہ
حدیث طریق کلبی سے اوسنے ابی صالح سے اوسنے ابن عباس سے روایت
کی ہے **حدیث** جو شخص بعد عشا کے بال اکھاڑے اوسکی نماز اوس
رات قبول نہین ہوتی کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور منفرد ہوا ساتھ
اسکے عاصم بن مخلد اور وہ مجہول ہے اور کہا لآلی مین یہ مسند احمد
مین اس طریق سے ہے اور کہا ابن حجر نے القول المسدد مین جو
ابو الفرج ابن جوزی نے ذکر کیا ہے وہ کچھہ شے نہین اسکے
موضوع ہونے کی اقتضا نہین کرتا اور عاصم مجہول نہین ہے
بلکہ ابن حبان نے اسکو ثقون مین ذکر کیا ہے اور اسکے ساتھہ منفرد
نہین ہوا اور حافظ ہیثمی نے اسکے معنے ذکر کیے ہین اور اسکی اسناد کے راویون
کو لوگون نے توثیق کی ہے **حدیث** جو شخص اپنے مان باپ سے نکوئی
کرنی چاہتا ہے تو شاعرون کو انعام دے کہا ابن حبان نے باطل ہے
باب فضائل قرآن کے بیان مین **حدیث** جو شخص فاتحۃ الکتاب
پڑھے اتنا اجر دیا جاتا ہے پہر اوسنے فضیلت ہر ایک سورت کی آخر قرآن
تک ذکر کی اسکو عقیلی نے ابی بن کعب سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا
ابن مبارک نے مین ظن کرتا ہون کہ اسکو زندیقون نے بنایا ہے اور
آفت بزیع بن داود سے ہے اور دوسری اسناد موضوع سے بھی
مروی ہے اور آفت مخلد بن عبد الواحد سے ہے اور اس حدیث
کے لیے کئی طرق ہین سب کے سب باطل موضوع ہین اور
خلیل نے اسکو ارشاد مین ابن عباس سے مرفوعا ذکر کیا ہے

وفی اسنادہ نوح بن مریم وقد اقر بانہ الواضع
لہ فقبحہ اللہ الکذابین ولا خلاف بین الحفاظ
عن حدیث ابی بن کعب ہذا موضوع وقد اعتر بہ
جماعۃ من المفسرین فذکروہ فی تفاسیرہم
کالثعلبی والواحدی والزمخشری ولا جرم فلیسوا
من اہل الشان حدیث من شغلہ
القرآن عن ذکری اعطیتہ افضل ما اعطی
السائلین قال الصغانی موضوع حدیث
انہا ستکون فتنۃ فقیل ما المخرج منہا یا رسول
اللہ فقال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم الخ قال
الصغانی موضوع حدیث من استشفی
بغیر القرآن فلا شفاہ اللہ ہو موضوع حدیث
من قرأ القرآن ثم رای ان احدا اوتی افضل
مما اوتی فقد استصغر ما عظمہ اللہ قال فی
المختصر ضعیف حدیث من لم یستغن بآیات اللہ
فلا اغناہ اللہ قال فی المختصر لم یوجد حدیث
من آتاہ اللہ القرآن فظن ان احدا اغنی فقد
استہزأ بآیات اللہ قال فی المختصر ورد من طرق
کثیرۃ کلہا ضعیفۃ حدیث ان فاتحۃ الکتاب
وآیۃ الکرسی والآیتین من آل عمران شہد اللہ
انہ لا الہ الا ہو وقل اللہم مالک الملک الی و
ترزق من تشاء بغیر حساب معلقات بالعرش وما
بینہن وبین اللہ حجاب الخ رواہ الدیلمی عن علی
مرفوعا وفی اسنادہ الحرث بن عمیر قال ابن
حبان تفرد بہ وکان یروی الموضوعات عن الاثبات

اور اسکی اسناد مین نوح بن ابی مریم ہی اور اوسنے اسکے بنانیکا
اقرار کر لیا ہے اللہ تعالی کذابون کو خوار کرے اور حفاظ مین حدیث
ابی بن کعب کے موضوع ہونے کا خلاف نہین اور ایک جماعت مفسرین
سے اسکے ساتھ مغرور ہوئی ہے اور اسکو اپنی تفسیر مین ذکر کیا مثل ثعلبی
اور واحدی اور زمخشری کی اور شک نہین کہ وہ اہل اس شان
کے نہین ہین حدیث جسکو قرآن میرے ذکر سے مشغول رکھے مین
اوسکو سوالیون سے زیادہ دونگا۔ کہا صغانی نے موضوع
ہے حدیث شتابی ایک فتنہ ہوگا کہا گیا یا رسول اللہ
اوس سے وجہ خلاصی کی کیا ہے فرمایا کتاب اللہ اوسمین تمہارے
پہلون کی خبر ہے الخ کہا صغانی نے موضوع ہی حدیث
جو شخص بغیر قرآن کے شفا طلب کرے اوسکو اللہ تعالے
شفا نہین دیتا یہ موضوع ہی حدیث جس نے قرآن پڑہا
پہر اوسنے ظن کیا کہ جسقدر مجہے (ثواب) ملا ہی اوس سے زیادہ
فلان دیا گیا ہے تو اوسنے حقیر سمجہا جسکو اللہ تعالے نے عزت دی
ہے کہا مختصر مین ضعیف ہے حدیث جو شخص اللہ تعالی کی آیتون سے
غنی نہین ہوا اوسکو اللہ تعالی غنی نہین کرتا کہا مختصر مین نہین پائی گئی
حدیث جسکو اللہ تعالی نے قرآن دیا اوسنے ظن کیا فلان کو اللہ تعالی
نے غنی کیا ہے تو اوسنے اللہ تعالی کی آیتون سے استہزا کیا کہا مختصر مین
بہت طرق سے وارد ہوئی ہے سب ضعیف ہین حدیث فاتحۃ
الکتاب و آیۃ الکرسی اور دو آیتین آل عمران سے ایک شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو اور دوسری قل اللہم مالک الملک بغیر حساب تک عرش
کے ساتھ لٹکے ہوئی ہین اور انکے درمیان اور اللہ کے درمیان پردہ نہین
ہے الخ اسکو دیلمی نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
اس کی سند مین حارث بن عمیر ہے کہا ابن حبان نے وہ اسمین
متفرد ہوا ہے اور وہ معتبر لوگون سے موضوع حدیثین روایت کرتا ہے

وتعقبه العراقي بانه قد وثقه حماد بن زيد
وابو زرعة وابو حاتم وابن معين والنسائي
واستشهد به البخاري في صحيحه واحتج به
اهل السنن وفي اسناده ايضا محمد بن زنبور وهو
مختلف فيه وفي سند الحديث انقطاع كما اشار
اليه ابن حجر وفي المتن نكارة شديدة وقد صرح
بانه موضوع ابن حبان وابن الجوزي وليس ذلك
ببعيد عندي وان خالفهما الحافظان العراقي
وابن حجر **حديث** من قرأ اية الكرسي في
دبر كل صلوة لم يمنعه من دخول الجنة الا
الموت ومن قرأها حين ياخذ مضجعه امنه
الله على داره ودار جاره ودويرات حوله رواه
الحاكم عن علي مرفوعا وفي اسناده حبة العرني
ونهشل بن سعيد كذابان قال في اللآلي اخرجه
البيهقي في شعب الايمان عن الحاكم وقال اسناده
ضعيف وقد رواه الدارقطني عن ابي امامة مرفوعا
بدون قوله ومن قرأها حين ياخذ مضجعه الخ
وقد ادخله ابن الجوزي في الموضوعات وتعقبه
ابن حجر في تخريج احاديث المشكوة وقال غفل
ابن الجوزي فاورد هذا الحديث في الموضوعات
وهو من اسمج ما وقع له في اللآلي وقد اخرجه
النسائي وابن حبان في صحيحه وابن السني في عمل
اليوم والليلة وصححه ايضا الضياء في المختارة
حديث من قرأ اية الكرسي في دبر كل صلوة
خرقت سبع سموات فلم يلتئم خرقها حتى ينظر

اور عراقی نے اسکا اسطرح تعقب کیا ہے کہ حماد بن زید اور
ابو زرعہ اور ابو حاتم اور ابن معین اور نسائی نے اسکی توثیق کی
ہے اور بخاری نے صحیح مین اسکے ساتھہ شاہد لایا ہے اور اہل سنن نے
ساتھہ اسکے حجت پکڑی ہی اور بھی اسکی اسناد مین محمد بن زنبور ہے
اور وہ مختلف فیہ ہی اور سند حدیث مین انقطاع ہے جیسا کہ ابن
حجر نے اسکی طرف اشارت کی ہی اور متن مین نکارت سخت ہے
اور ابن حبان اور ابن جوزی نے اسکے موضوع ہونے پر تصریح کی ہی اور
میرے نزدیک یہ بات بعید نہین ہے اگرچہ ان دونون کی دونون حافظ
عراقی اور ابن حجر نے مخالفت کی ہی **حدیث** جو شخص آیۃ الکرسی
ہر نماز کے پیچھے پڑہے اوسکو دخول جنت سے سوائے موت کوئی چیز
منع نہین کرتی اور جو شخص اسکو سونے کے وقت پڑہے اوسے
اللہ تعالے اوسکے گھر پر اور ہمسایہ کے گھر پر اور گردکے گھرون پر امن دیتا ہی
اسکو حاکم نے علی سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین
حبۃ العرنی اور نہشل بن سعید کذاب ہین کہا لآلی مین اسکو بیہقی نے شعب
الایمان مین حاکم سے روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین ضعیف ہے اور
دارقطنی نے ابی امامہ سے مرفوعًا سوائے اس قول کے روایت کیا ہی (اور جو شخص
اسکو سونے کے وقت پڑہے الخ) اور ابن جوزی نے موضوعات مین داخل کیا ہے
اور ابن حجر نے تخریج احادیث مشکوۃ مین اسکا تعقب کیا ہے
اور کہا ابن جوزی غافل ہوا ہے کہ اس حدیث کو موضوعات
مین لایا ہے یہ بہت بُری بات ہی ان چیزون سے جو لآلی مین
واقع ہوئی ہین اور اس کو نسائی اور ابن حبان نے صحیح مین اور
ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ مین روایت کیا ہے اور
ضیا نے مختارہ مین اس کی تصحیح بھی کی ہے **حدیث**
جو شخص آیۃ الکرسی ہر نماز کے پیچھے پڑہے ساتون آسمانون
کو پھاڑتی ہے پس اُس کے چیر ملنے سے پہلے ہی اللہ تعالے

الله الى قائلها فيغفر له ثم يبعث الله ملكا
فيكتب حسناته ويمحو سياته الى الغد من تلك
الساعة رواه ابن عدي عن جابر مرفوعا و
اسناده باطل وفيه مجاهيل وقد رواه الحكيم
الترمذي عن انس مرفوعا ورواه الديلمي عن ابي
موسى مرفوعا **حديث** من سمع سورة
يٰس عدلت له عشرين دينارا في سبيل الله و
من قرأها عدلت له عشرين حجة ومن شربها
وكتبها ادخلت جوفه الف يقين والف نور و
الف بركة والف رحمة والف رزق ونزعت منه
غل رواه الخطيب عن علي مرفوعا وهو موضوع
وقد قال ابن عدي ان المتهم بوضعه احمد بن هرون
حديث سورة يٰس تدعى في التورية المعمة
قيل يا رسول الله وما المعمة قال تعم صاحبها بخير
الدنيا والاخرة وتكابد عنه بلوى الدنيا و
تدفع اهاويل الاخرة الخ رواه الخطيب عن انس
مرفوعا وهو موضوع اتهم بوضعه محمد بن عبد
بن عامر السمرقندي وقد رواه العقيلي عن
ابي بكر الصديق مرفوعا وفي اسناده محمد بن
عبد الرحمن بن ابي بكر الجدعاني وهو متروك و
وقد اخرجه البيهقي في الشعب من طريقه وفي
اسناده مجاهيل وضعفاء **حديث**
من قرأ الدخان ليلة الجمعة اصبح مغفورا
له في اسناده محمد بن زكريا وضاع ورواه
الدارقطني من طريق عمرو بن راشد وهو ايضا

اسکے کہنے والے کی طرف دیکھتا ہے اور اوسکو بخش دیتا ہے
پھر اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ کھڑا کرتا ہے اسکی نیکیاں لکھتا ہے اور اسکی
برائیاں دور کرتا ہے اس گھڑی سے کل تک۔ اسکو ابن عدی نے جابر سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسناد اسکی باطل ہے اور اسمین مجہول ہین اور اسکو
حکیم ترمذی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور دیلمی نے ابی موسیٰ
سے مرفوعًا روایت کیا ہے **حدیث** جو شخص سورۂ یٰس سنے
اوسکو بیس دینار اللہ کے رستہ مین بخشنے کا ثواب ملیگا اور جسنے
اوسکو پڑھا بیس حجون کے برابر اسکو ثواب ملتا ہے اور جو شخص اوسکو
پیے اور لکھے اوسکے پیٹ مین ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار
برکت اور ہزار رحمت اور ہزار رزق داخل ہوتا ہے اور وہ تمام کینہ
اوس سے کھینچا جاتا ہے اسکو خطیب نے علی سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور
یہ موضوع ہے اور کہا ابن عدی نے متہم ساتھ وضع اسکی کے احمد بن ہارون
ہے **حدیث** سورت یٰس کا نام توریت مین معمہ لکھا گیا ہے
رسول اللہ صلعم کے کیا معنے ہین فرمایا اپنے صاحب کو دنیا اور آخرت
کی خیر کے ساتھ شامل ہوتی ہے اور اوس سے مصیبتین دنیا کی دور
کرتی اور آخرت کی خوف اوس سے دفع کرتی ہے الخ اسکو خطیب نے انس سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے محمد بن عبد بن عامر السمرقندی
کو اسکے بنانیکی تہمت لگائی گئی ہے اور اسکو عقیلی نے ابی بکر صدیق
سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن عبد الرحمان
ابی بکر الجدعانی ہے اور وہ متروک ہے اور بیہقی نے شعب مین
اسکے طریق سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین
مجہول اور ضعیف ہین **حدیث** جو شخص جمعہ رات مین سورت
دخان پڑھے صبح ہوتے ہی بخشا جاتا ہے اس کی
اسناد مین محمد بن زکریا وضاع ہے اور دارقطنی نے
طریق عمرو بن راشد سے روایت کی ہے۔ اور یہ بھی

وضاع قال فی اللآلی اخرجه الترمذی و محمد بن
نصر فی کتاب الصلوة قلت ولکن من طریق محمد
راشد المذکور وقد رواه الترمذی من غیر
طریقه بلفظ من قرأ حم الدخان فی لیلة الجمعة
اصبح مغفورا له وفی لفظ اخر من قرأ سورة الدخان
فی لیلة غفر له ما تقدم من ذنبه و رواه ایضا
محمد بن نصر بنحوه من طریق محمد بن راشد
و رواه الدارمی ایضا **حدیث** من قرأ یٰس
ابتغاء وجه الله غفر له رواه البیهقی عن ابی هریرة
مرفوعا واسناده علی شرط الصحیح واخرجه
ابو نعیم واخرجه الخطیب فلا وجه لذکره فی کتب
الموضوعات **حدیث** لما انزل الله تعالی اقرأ
باسم ربك الذی خلق قال رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم لمعاذ اکتبها یا معاذ فاخذ معاذ
اللوح والقلم والنون وهی الدواة فکتبها فلما بلغ
کلا لا تطعه واسجد واقترب سجد اللوح و
القلم وسجد النون الخ وهو موضوع اتهم به اسمعیل
ابن احمد بن محمد الاحری قال الخطیب وابن ماکولا
وابن حجر ان المتهم به ابراهیم الخواص وان اسمعیل
المذکور ثقة قال ابن حجر ولیس الخواص هذا هو
الزاهد المشهور **حدیث** لما نزلت سورة
التین علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله
وسلم فرح بها فرحا شدیدا حتی بان لهم شدة
فرحه فسأله ابن عباس بعد ذلك عن تفسیرها
فقال اما قوله والتین فبلاد الشام واما الزیتون

اخرجہ علی طرق ۱۲

وضاع ہے کہا لآلی مین اسکو ترمذی اور محمد بن نصر نے کتاب
الصلوة مین روایت کیا ہی مین کہتا ہون لیکن طریق محمد بن راشد
مذکور سی اور ترمذی نے غیر اس طریق سے ساتھہ ان الفاظ کی
روایت کی ہے جو حم الدخان جمعرات مین پڑہی صبح ہوتے ہی
بخشا جاتا ہے اور دوسرے لفظ مین ہے کہ جو شخص سورت دخان
کسی رات مین پڑہے اوسکے سب پہلے گناہ بخشے جاتی ہین
اور بہی اسکو محمد بن نصر نے مثل اسکی دوسرے طریق سے غیر طریق
محمد بن راشد سی روایت کی ہی اور بہی اسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے
حدیث جو شخص سورت یٰس اللہ تعالی کی رضا کیواسطے پڑہے بخشا
جاتا ہی اسکو بیہقی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسناد اسکی
شرط صحیح پر ہے اور اسکو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہی پس
کتاب موضوعات مین اسکے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے **حدیث**
جب اللہ تعالی نے سورت اقرأ باسم ربک الذی خلق نازل کی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو فرمایا اے معاذ اسکو لکہہ پس معاذ
نے تختی اور قلم اور نون (یعنی دوات) ہی پکڑی اسکو لکہا جب اس
آیت کلا لا تطعه واسجد واقترب پر پہونچا تو لوح اور قلم اور نون
نے سجدہ کیا موضوع ہے متہم ساتھہ اسکے اسمعیل بن احمد بن محمد
الاحری ہے اور کہا خطیب اور ابن ماکولا اور ابن حجر نے متہم
ساتھہ اسکے ابراہیم الخواص ہے اور اسمیں مذکور ثقہ ہی کہا ابن
حجر نے اور یہ خواص وہ زاہد مشہور نہین ہے **حدیث**
جب سورة التین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل
ہوئی تو بہت خوش ہوئے تا کہ لوگون پر آپکی
خوشی واضح ہوگئی پس ابن عباس سے بعد اسکے
آن حضرت سے اسکی تفسیر پوچھی فرمایا والتین سے
مراد شام کے شہر ہین اور زیتون سے

فبلاد فلسطين الخ وهو موضوع **حديث**
من قرأ قل هو الله احد على طهارة مائة مرة
كطهرة للصلوة يبدء بفاتحة الكتاب كتب له
بكل حرف عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئات
ورفع له عشر درجات وبنى له مائة قصر في
الجنة الخ رواه ابن عدى عن انس مرفوعا وهو
موضوع والمتهم به الجليل بن مرة قاله ابن
حبان وقال في اللآلى اخرجه البيهقي في الشعب و
قال تفرد به الخليل وهو من الضعفاء الذين
يكتب حديثهم انتهى وهو من رجال ابن ماجة وذكر
له طرقا **حديث** من قرأ قل هو الله احد مائتى مرة
كتب الله له الفا وخمسمائة حسنة الا ان يكون
عليه دين رواه الخطيب عن انس مرفوعا وهو
موضوع في اسناده حاتم بن ميمون لا يحتج به بحال
قال في اللآلى اخرجه الترمذى ومحمد بن نصر
من طريقه وقد روى بالفاظ اخر **حديث**
لا تقولوا سورة البقرة ولا سورة ال عمران ولا سورة
النساء وكذلك القرآن كله رواه ابن قانع
عن انس مرفوعا قال احمد هو حديث منكر واورده
ابن الجوزى في الموضوعات قال ابن حجر افرط
ابن الجوزى في ايراد هذا الحديث في الموضوعات
ولم يذكر مستنده الا بقول احمد وهو لا يقتضى
الوضع وقد اخرجه البيهقي في الشعب والطبرانى
في الاوسط وابن مردوية في التفسير **حديث**
اذا قام احدكم من الليل فليجهر بقراءته

شہر فلسطین کے مراد ہین الخ یہ موضوع ہے **حدیث**
جو شخص قل ہو اللہ احد سو مرتبہ طہارت نماز جیسی کر کے پڑھے
شروع ساتھ فاتحۃ الکتاب کے کرے اوسکو لیے ہر ایک حرف کے
بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس برائیان اوس سے دور کی
جاتی ہین اور سو محل اوسکے واسطے جنت میں بنایا جاتا ہے الخ
اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے
اور جلیل بن مرہ کو اسکی تہمت لگائی گئی ہے یہ ابن حبان نے کہا
ہے اور کہا لآلی مین اسکو بیہقی نے شعب مین نکالا ہے اور کہا خلیل
اس سے متفرد ہوا ہے اور یہ ان ضعیفون سے ہے جنکی حدیث لکھی جاتی
ہے انتہی اور یہ راویان ابن ماجہ سے ہے اور اوسنے اسکے لیے بہت
طرق ذکر کیے ہین **حدیث** جو شخص قل ہو اللہ احد دو سو مرتبہ پڑھے
اللہ تعالے اسکے لیے ایک ہزار پانچ سو نیکی لکھتا ہے مگر جب اسپر قرض
ہو اسکو خطیب نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع
ہے اسکی اسناد مین حاتم بن میمون ہے جو کسی حال مین حجت پکڑنے
کے لائق نہین کہا لآلی مین اسکو ترمذی اور محمد بن نصر نے اسکی طرق
سے لایا ہے اور الفاظ مختلفہ سے مروی ہے **حدیث** سورت بقرہ
اور سورت آل عمران اور سورت النساء نہ کہو اور اسیطرح باقی تمام
قرآن کو۔ اسکو ابن قانع نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور کہا احمد نے یہ حدیث منکر ہے اور ابن جوزی اسکو
موضوعات مین لایا ہے اور کہا ابن حجر نے ابن جوزی نے
اس حدیث کو موضوعات مین لانے مین زیادتی کی ہے اور سوا
قول احمد کے کوئی مستند اپنا اوسنے بیان نہین کیا حالانکہ وہ اسکے
موضوع ہونے کو نہین چاہتا اور اسکو بیہقی نے شعب مین اور طبرانی نے اوسط
مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین لایا ہے **حدیث** جب کوئی
تم مین سے رات کو کھڑا ہو تو چاہیے کہ قرأت بلند آواز سے پڑھے اسلیے کہ قرأت